سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(سوموار 16، منگل 17، بدھ 18، جمعرات 19-جولائی 2012)

(یوم الاثنین 25، یوم الثلاثاء 26، یوم الاربعاء 27، یوم الخمیس 28-شعبان المعظم 1433ھ)

پندرھویں اسمبلی : انتالیسواں اجلاس

جلد 39: شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انتالیسواں اجلاس

سوموار،16۔جولائی2012

جلد 39: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	معزز ممبر جناب نعیم اختر خان بھابھا کے والد محترم، سانحہ رسول پارک گجرات، ڈرون حملوں، معزز ممبر طارق باجوہ کے بھائی اور ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے وفات پانے والے مریضوں کے لئے دعائے مغفرت -----------	13
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	20
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	45
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
10۔	مسودہ قانون (ترمیم) متروکہ وقف املاک (انتظام و فروخت) مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	75
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	75
12۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	76
	توجہ دلاؤ نوٹس	
13۔	لاہور پراپرٹی تنازعہ پر فائرنگ سے شہری کی ہلاکت کی تفصیلات -----------	76
	تحاریک استحقاق	
14۔	سوزو کی کارپوریشن کے اہلکاروں کی معزز ممبر اسمبلی سے غلط بیانی اور گمراہ کن اطلاعات (۔۔۔جاری) -----------	78

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
15۔	صوبہ کے سرکاری سکولوں کا بوقت داخلہ پیدائشی سرٹیفکیٹ ضروری قرار دینے سے والدین کو پریشانی کا سامنا -----------	79
16۔	گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ لاہور میں اقرباء پروری کی وجہ سے معیار تعلیم میں مسلسل کمی -----------	80
17۔	ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے قیمتی فائلوں کے غائب ہونے سے اپیل کنندگان کو مشکلات کا سامنا -----------	82
18۔	کمشنر لاہور کے احکامات کے باوجود یونیورسٹی اور دیگر پارکس شادی ہالوں میں تبدیل -----------	83
19۔	خلاف قانون استعمال شدہ میڈیکل ویسٹ کی درآمد اور استعمال سے ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی موذی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ -----------	84
20۔	کورم کی نشاندہی -----------	85
	منگل، 17۔ جولائی 2012	
	جلد 39: شمارہ 2	
21۔	ایجنڈا -----------	88
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	90
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	91
	سوالات (محکمہ صحت)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	92
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	134
26۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت -----------	154

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
27۔	پنجاب میں سرکاری حکم سے ہزاروں سکول بند ہونے سے بچوں اور والدین کو پریشانی کا سامنا ------------	170
28۔	جیل روڈ لاہور پر سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں تقریبات اور فاسٹ فوڈ پر آنے والے لوگوں کے رش سے ہسپتالوں کے مریضوں کو مشکلات کا سامنا ------------	171
29۔	لاہور میں بے جا ٹریفک چالانوں کی وجہ سے مقامی شہری اور دوسرے شہروں سے آنے والے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ------------	172
30۔	چیئرمین انڈس واٹر بیسن جناب جماعت علی شاہ کی ملی بھگت سے انڈیا کا کئی دریاؤں پر ڈیم تعمیر کرنا ------------	173
31۔	سندھ اور پنجاب میں بڑی تعداد میں معصوم لڑکیوں اور عورتوں کا اغواء، خرید و فروخت اور سمگلنگ میں مسلسل اضافہ ------------	174
	قرارداد (مفاد عامہ سے متعلق)	
32۔	ائیر بیس کو گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) سیسل چودھری کے نام سے منسوب کرنا ------------	178
	بدھ، 18۔جولائی 2012	
	جلد 39: شمارہ 3	
33۔	ایجنڈا ------------	181
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	185
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	186
	سوالات (محکمہ جات منصوبہ بندی و ترقیات اور خزانہ)	
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	187

37۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	225
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
38۔	ٹریفک وارڈنز کو پولیس سروس کا حصہ بنانے اور نہ ہی مستقل کرنے کی وجہ سے ڈیوٹی میں عدم دلچسپی کا مظاہرہ ------------	243
39۔	فیڈرل تعلیمی بورڈ کے اعلامیہ کے مطابق چودہ سال سے کم عمر ذہین طالب علموں کو میٹرک کے امتحان کے لئے اہل قرار دینے کے لئے پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز کو ہدایات دینے کا مطالبہ ------------	245
40۔	سرگودھا پولیو مہم کے انچارج ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر فواد الحسن کی مبینہ کرپشن کی وجہ سے تبادلہ کرنے کا مطالبہ ------------	246
41۔	آسکر ایوارڈ یافتہ دستاویزی فلم (Saving Face) میں رخسانہ بی بی کے جلے ہوئے چہرے کو دکھانے سے پاکستان کو بدنامی کا سامنا ------------	247
42۔	گجرات کے شہر ڈنگہ میں واٹر سپلائی کے پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پینے کا پانی گٹروں کے پانی میں مکس ہونے سے متعدد بیماریوں میں اضافہ ------------	249
43۔	گورنمنٹ جناح ڈگری کالج مزنگ لاہور کی پرنسپل کے نامناسب روّیے سے ٹیچنگ سٹاف کو پریشانی اور طالبات کالج چھوڑنے پر مجبور ------------	250
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
44۔	سرگنگارام ہسپتال کی انتظامیہ کی لاپروائی کے معاملہ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	252
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
45۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	253

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ(میعاد میں توسیع)	
46۔	مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ2012اور نشان زدہ سوال نمبر4155 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	254
47۔	کورم کی نشاندہی -----------	255
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
48۔	مسودہ قانون(ترمیم)سوشل سروسز بورڈ پنجاب مصدرہ2012 -----------	256
	مسودات قانون(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)	
49۔	مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ2011 -----------	256
50۔	مسودہ قانون(ترمیم)اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب مصدرہ2012 -----------	263
51۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012 -----------	267
52۔	مسودہ قانون(ترمیم)(انضباط)ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی مصدرہ2012 -----------	271
53۔	کورم کی نشاندہی -----------	275
	مسودات قانون(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)(---جاری)	
54۔	مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب زرعی یونیورسٹیاں مصدرہ2012 -----------	276
55۔	مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مصدرہ2012 -----------	281
56۔	مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ2012-----------	284
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)	
57۔	مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب مصدرہ2012 -----------	287

58۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ2012 ------------	299
59۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کورٹ آف وارڈز مصدرہ2012 ------------	302
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
60۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سول سرونٹس مصدرہ2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک ------------	304
61۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سول سرونٹس مصدرہ2011 ------------	305
	جمعرات،19۔جولائی2012	
	جلد 39: شمارہ 4	
62۔	ایجنڈا ------------	309
63۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	311
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	312
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	313
66۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	352
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
67۔	مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان مصدرہ2012 اور مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں مصدرہ2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	367
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
68۔	تحریک التوائے کار نمبر 2047 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 23 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	368

	توجہ دلاؤ نوٹس	
69۔	راولپنڈی کے رہائشی کے اغواء و قتل کی تفصیلات ------------	372
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
70۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	374
	تحاریک التوائے کار	
71۔	لاہور میں پاک ایران تعاون سے بننے والے میٹ کمپلیکس میں مبینہ کرپشن کا انکشاف ------------	375
72۔	سب ڈویژن مانگٹانوالہ کے راجباہ سید والا اور راجباہ علی جج سے بااثر افراد کا پانی چوری کرنا ------------	380
	پوائنٹ آف آرڈر	
73۔	رخسانہ بی بی کو جلانے کے جرم میں اس کے خاوند کو سزا دینے کا مطالبہ ------------	382
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
74۔	مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012 ------------	385
75۔	مسودہ قانون زکوٰۃ و عشر پنجاب مصدرہ 2012 ------------	386
76۔	مسودہ قانون (ترمیم) موشن پکچرز پنجاب مصدرہ 2012 ------------	386
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) استعداد، نظم و ضبط اور احتساب سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 ------------	387
78۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	392
79۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(117)/2012/717. Dated. 10th July 2012. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on, 16 July 2012 at 3:00 pm in the Assembly Chambers, Lahore."

Lahore **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
10 July, 2012 **Speaker**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،16۔ جولائی 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

"ینگ ڈاکٹرز کی ہڑتال کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال پر عام بحث"

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	جناب شاہان ملک، ایم پی اے	پی پی۔15
4۔	محترمہ آمنہ الفت، ایم پی اے	ڈبلیو۔356

3۔ کابینہ

1۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت و دیہی ترقی*
2۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن*، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم*، ٹرانسپورٹ* وزیر خزانہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (16تا19۔جولائی 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (16تا19۔جولائی 2012) تفویض کیا گیا۔

6

3۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کان کنی و معدنیات اور توانائی*
4۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*
5۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
6۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر صنعت
7۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی و قوت برقی*
8۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری محمد ایاز	:	داخلہ
2۔	محترمہ عفت لیاقت علی خان	:	ترقی خواتین
3۔	چودھری ندیم خادم	:	محنت
4۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
6۔	جناب محمد آصف ملک	:	ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ
7۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
8۔	راؤ کاشف رحیم خان	:	ہائرایجوکیشن
9۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
10۔	ملک محمد نواز	:	سماجی بہبود
11۔	جناب محمد مسعود لالی	:	آبپاشی
12۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
13۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
14۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
15۔	جناب عمران خالد بٹ	:	پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
17۔	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	:	ایم پی ڈی ڈی
18۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	توانائی
19۔	جناب محمد اخلاق	:	سکولز ایجوکیشن

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

20۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
21۔	ڈاکٹر سعید الٰہی	:	صحت
22۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
23۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
24۔	پیر محمد اشرف رسول	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری
25۔	جناب غلام نبی	:	کامرس و تجارت
26۔	رانا تنویر احمد ناصر	:	پی اینڈ ڈی
27۔	رانا محمد ارشد	:	امور نوجوانان، کھیل، تاریخی مقامات و سیاحت
28۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
29۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
30۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	خزانہ
31۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	انفارمیشن
32۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
33۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	ماحولیات
34۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
35۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	سید باسط احمد سلطان	:	سی ایم آئی ٹی
37۔	سردار قیصر عباس خان مگسی	:	مال
38۔	سردار ملک جہانزیب وارن	:	وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم
39۔	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	:	کانکنی اور معدنیات

9

40۔	میاں فدا حسین وٹو	:	بیت المال
41۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
42۔	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	:	بہبود آبادی
43۔	جناب جوئیل عامر سہوترا	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور
44۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	قانون و پارلیمانی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انتالیسواں اجلاس

سوموار،16۔جولائی2012

(یوم الاثنین،14۔رجب المرجب1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ أَيَّامٗا
مَّعۡدُودَٰتٖۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ
فَعِدَّةٞ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَۚ وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدۡيَةٞ
طَعَامُ مِسۡكِينٖۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَهُوَ خَيۡرٞ لَّهُۥۚ
وَأَن تَصُومُواْ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿١٨٤﴾ شَهۡرُ رَمَضَانَ
ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٖ مِّنَ
ٱلۡهُدَىٰ وَٱلۡفُرۡقَانِۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُۖ وَ
مَن كَانَ مَرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ فَعِدَّةٞ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَۗ
يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلۡعُسۡرَ وَلِتُكۡمِلُواْ ٱلۡعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

سورة البَقَرَة آیات 183تا185

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو(183)(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے(184)(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو

دوسرے دنوں میں (رکھ کر)ان کا شمار پورا کرلے۔اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتااور (یہ آسانی کا حکم)اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو(185)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ذرے اس خاک کے تابندہ ستارے ہوں گے
جس جگہ آپ ﷺ نے نعلین اُتارے ہوں گے
بوئے گل اس لئے پھرتی ہے چھپائے چہرہ
گیسو سرکار دوعالم ﷺ نے سنوارے ہوں گے
ارضِ طیبہ تجھے دیکھے کوئی بادیدہء دِل
سُو بہ سُو رحمتِ عالم کے نظارے ہوں گے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے پی پی۔138
2۔ مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے پی پی۔150
3۔ جناب شاہان ملک، ایم پی اے پی پی۔15
4۔ محترمہ آمنہ الفت، ایم پی اے ڈبلیو۔356

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر جناب نعیم اختر خان بھابھا کے والد محترم، سانحہ رسول پارک، گجرات،
ڈرون حملوں، معزز ممبر طارق باجوہ کے بھائی اور ڈاکٹروں
کی ہڑتال کی وجہ سے وفات پانے والے مریضوں کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! وہاڑی سے تعلق رکھنے والے ایم پی اے جناب نعیم اختر خان بھابھا کے والد محترم رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سانحہ رسول پارک کے شہداء جو دہشت گردی کا نشانہ بنے ان کے لئے اور گجرات میں ہلاک ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کرائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ڈرون حملوں میں ہلاک ہونے والوں کے لئے اور ہمارے ایم پی اے طارق باجوہ صاحب کے بڑے بھائی جو حال ہی میں وفات پا گئے تھے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کرائی جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے جو مریض ہلاک ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعا مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جناب نعیم بھابھا صاحب کے والد اور باقی تمام جو وفات پاگئے ہیں ان کے لئے اور ہمارے جو فوجی جوان شہید ہوئے ہیں سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج سے چند روز پہلے پنجاب حکومت نے ایجوکیشن کے لئے ایک ایڈوائزر رکھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میری بات سنیں۔ میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک ان پڑھ آدمی کو ایڈوائزر رکھا گیا ہے۔ یہ سارے ایم پی ایز جو بیٹھے ہوئے ہیں کیا ان میں سے ان کو کوئی پسند نہیں آیا کہ ایک ان پڑھ آدمی کو ایجوکیشن کا ایڈوائزر رکھا گیا ہے۔ ان کو شرم آنی چاہئے اور اب وزیراعلیٰ ٹوپی ڈرامہ بند کرے۔ یہ کبھی ٹینٹ کا ڈرامہ شروع کر دیتا ہے اور کبھی کوئی ڈرامہ شروع کر دیتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہاں ان پڑھ سینئر وزیر بھی رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر ٹوپی ڈرامہ وزیراعلیٰ نے ایک دفعہ پھر ایک ان پڑھ آدمی خضر حیات ہراج کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے مشیر رکھا ہے یہ ظلم کیا گیا ہے۔ یہاں رزلٹ کے بعد لڑکوں نے خودکشیاں کی ہیں۔ ہمارے ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا پہلے ہی بیڑا غرق ہو چکا ہے اور اب ایک ان پڑھ آدمی کو ایڈوائزر رکھ کر پورے پنجاب کے سکولوں کے بچوں کا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔ کیا ان کو ان بیٹھے ہوئے ایم پی ایز میں سے کوئی پسند نہیں آیا؟ اگر ان میں ذرا شرم ہو تو یہ چلّی میں پانی ڈال کر ڈوب کر مر جائیں۔

جناب سپیکر! مجھے ایمان سے ان پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان کے منہ میں زبانیں نہیں ہیں، کیا یہ اُٹھ کر بات نہیں کر سکتے، کیا کوئی فرعون بیٹھا ہوا ہے اور کیا کوئی آمر بیٹھا ہوا ہے؟ یہ بے چارے جو ایم پی اے منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو ایک سیکرٹری ڈاکٹر توقیر ذلیل کرتا ہے، ان کو گالیاں دیتا ہے، ان کی کوئی بات نہیں سنتا اور اب ایک اَن پڑھ آدمی کو ایجوکیشن کا ایڈوائزر لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ٹوپی ڈرامہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا بیڑا غرق کر رہا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سننے دیں اس کے بعد آپ کو جواب دینے کا حق ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ کو کس نے اجازت دی ہے؟ This is not good

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ایک لوٹے کے باپ کو نوازا گیا ہے۔

جناب سپیکر: Order please, order please آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب کی بات سننے دیں۔ راجہ صاحب! آپ relevant رہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمیں آپ کا بہت احترام ہے۔ آپ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن اس صوبہ میں ہو کیا رہا ہے؟

جناب سپیکر: اس کا وہ جواب دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس دن چیف منسٹر صاحب یہاں تشریف لائے تو آپ نے وعدہ کیا کہ چیف منسٹر صاحب آپ کی بات سن کر جائیں گے لیکن وہ اپنی بات کر کے بھاگ گئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ایسے نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وہ موقع سے بھاگ گئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایسے نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وہ موقع سے بھاگ گئے جس طرح باقی باتوں میں بھاگتے ہیں۔ اب چیف منسٹر پنجاب آئیں اور جو ایک جعلی اَن پڑھ ایجوکیشن ایڈوائزر رکھا ہے وہ اس کے رکھنے کی وجہ بتائیں کہ اس میں کیا خوبی ہے جو بے چارے رانا ارشد میں نہیں ہے۔ اس میں کیا خوبی ہے جو اس اَن پڑھ آدمی کو ایجوکیشن کا ایڈوائزر رکھا گیا ہے؟ اس سے ایجوکیشن کا بیڑا غرق ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ تو امیر آدمی ہیں آپ کے بچے تو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتے ہوں گے لیکن جو آٹھ کروڑ غریب عوام ہے وہ کس طرح اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں، ان کے بچوں کا مستقبل ایک اَن پڑھ آدمی کو ایجوکیشن کا ایڈوائزر رکھ کر تاریک کر دیا گیا ہے۔ انہیں شرم آنی چاہئے۔ انہوں نے اسی طرح ہیلتھ کا بیڑا غرق کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ اُن کی بات کاٹ کر جواب دیں، جو طریق کار ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سب کے سب بول رہے ہیں۔ صرف ایک صاحب جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کی دن رات کی ترقی کو یہ برداشت نہیں کر سکتے اور اب ان کو شہباز شریف فوبیا ہو گیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پنجاب کی ایجوکیشن میں جو development اور promotion ہو رہی ہے اُس میں میاں محمد شہباز شریف کا vision موجود ہے کہ آج پاکستان کے اندر اگر کسی جگہ پر ایجوکیشن ہے تو وہ صوبہ پنجاب میں ہے۔ آج پنجاب کے topper students باہر کی یونیورسٹیوں کے visit کر رہے ہیں اور آج اُن کو Education Endowment Fund اور scholarships مل رہے ہیں۔ اگر کسی کو شہباز شریف فوبیا ہو گیا ہے تو ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا علاج ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آج سب سے بڑا غریب عوام پر جو عذاب ہے وہ دو روپے بجلی مہنگی کر دی گئی، آج طالب علم تڑپ رہا ہے کیونکہ بجلی نہیں آ رہی، آج بجلی کی لوڈ شیڈنگ نے معاشرے کو مفلوج کر دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج امتحانی سنٹروں میں بجلی نہیں ہوتی اور ہسپتالوں کے اندر مریض تڑپ رہے ہوتے ہیں کیونکہ بیس بیس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اُن کی بات سنیں پھر اُس کا جواب دیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترم! آپ کو اجازت نہیں ہے۔ ایسے ٹھیک نہیں ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کو بات کرنے دیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ ہمارے مشیر اَن پڑھ ہیں۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

MR SPEAKER: Order please, order please.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ محترمہ جو بات کر رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مجھے اُن کی بات سننے دیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ اُن کو بات کرنے دیں اور اُن کی بات سن کر پھر آپ جواب دیں۔ یہ آپ کا کیا طریقہ ہے؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: آدھی سے زیادہ آبادی اَن پڑھ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی مہربانی۔ ایسے ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کیا کرتے ہیں، مجھے اُن کی بات سننے دیں۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ محترمہ ڈاکٹر غزالہ صاحبہ مجھ سے ایچی سن کالج میں ایک نوکری مانگ رہی تھیں جو میں نہیں دلا سکا اور آج اس وجہ سے یہ شور مچا رہی ہیں۔ میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگلے سال میں ان کو نوکری لے دوں گا۔ اِن کو صرف نوکری کی تکلیف ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ personal نہ ہوں اور ایسی بات آپ کے لئے اچھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہ نام لے کر کیوں بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں اس لئے آپ کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اُن کو میرے ساتھ ذاتی رنجش ہے۔ وہ کہتی تھیں کہ میں اپنی پارٹی بدل دوں گی۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please, order please.

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کہہ رہی تھیں کہ آپ مجھے نوکری دے دیں، میں پارٹی بدل لوں گی لیکن میں ان کو نوکری نہیں دے سکا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے اپنی جو بات کرنی ہے وہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! Issue یہ ہے کہ [****] جو یہاں ایوان میں آتے ہی نہیں ہیں۔ ہمارا فرض یہاں point out کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اس قسم کے الفاظ حذف کئے جاتے ہیں اور انہیں کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارا فرض بنتا ہے کہ [****] ایوان میں لانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نازیبا الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ راجہ صاحب! آپ پھر خود ہی باتیں سنیں گے جب اس کا جواب آئے گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جو وزیراعلیٰ بھاگ جاتا ہو، جو اسمبلی سے literally بھاگ جاتا ہو [************]

جناب سپیکر: آپ تہذیب کے دائرہ میں آئیں۔

(اذانِ عصر)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!انہوں نے میرا نام لیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ بیٹھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!مجھے پہلے اس کا جواب دیں کہ انہوں نے میرا نام کیوں لیا ہے؟

جناب سپیکر:راجہ صاحب!آپ لیڈر آف اپوزیشن ہیں اس لئے آپ کو personal نہیں ہونا چاہئے اور ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!انہوں نے میرا نام لیا ہے مجھے اس پر objection ہے۔یہ مجھے اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کی مہربانی۔آپ تشریف رکھیں۔Order in the House

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر!انہوں نے یہاں پر Rules کے خلاف بات کی ہے لہذا آپ اس کا notice لیں۔

جناب سپیکر: یہ پہلے اوپر دیکھتے ہیں اُس کے بعد بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر!اِنہوں نے میرے خلاف بات کی ہے اس لئے اِن کو یہ بات بتانی پڑے گی۔آپ اِن سے کہیں کہ sorry کریں۔

جناب سپیکر:انہوں نے اپنی زبان سے نام لے لیا ہے جو انہیں نہیں لینا چاہئے تھا۔انہوں نے اچھی بات نہیں کی۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!جھوٹ بولنے والے پر لعنت ہے۔یہ اس بات پر sorry کریں۔

جناب سپیکر:انہوں نے اچھی بات نہیں کی اور مجھے بھی پسند نہیں آئی جو آپ کہہ رہی ہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!آپ ان کو کہیں کہ وہ sorry کریں۔

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔ محترمہ!آپ کی مہربانی۔ میں اُن سے یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ نے اچھی بات نہیں کی۔(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضارانا:جناب سپیکر!انہوں نے جھوٹی بات کی ہے۔

جناب سپیکر:آپ اگر مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے نہیں دینا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔یہ آپ کے ہی سوالات ہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک ڈاکو جس نے تین قتل کئے ہوئے ہیں اُس کا نام شیر افگن ہے اور اسے سترھویں سکیل میں بارڈر ملٹری پولیس میں لگا دیا گیا ہے۔ یہ دھاندلی ہے اور وہ بھگوڑا وزیر اعلیٰ ہے، بتائیں کہ ہمارا اور آٹھ کروڑ عوام کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جی، بولتے رہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"جھوٹ ہے جھوٹ ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ مہربانی کر کے کچھ خیال کریں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں اور میں اس کے مطابق ہی چلوں گا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے floor پر جھوٹ بولا ہے لہذا یہ sorry کریں۔

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور پہلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر پکاریں۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6423 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات جیل میں بند قیدیوں کی تعداد و تفصیل

*6423: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کی جیل میں کل کتنے قیدی ہیں؟

(ب) کتنی عورتیں اور کتنے بچے قید ہیں؟

(ج) کیا کم عمر بچوں کے لئے جیل میں علیحدہ انتظام ہے یا نہیں ؟
(د) اگر علیحدہ انتظام ہے تو بچوں کو کون کون سی سہولتیں دی جاتی ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اسیران کی تعداد 1389 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اس وقت 33 خواتین بند ہیں اور 08 نفر چھوٹے بچے ان عورتوں کے ساتھ ہیں۔

(ج) جیل ہذا میں نو عمر (Juvenile) اسیران کو بالغ (Adult) اسیران سے علیحدہ رکھنے کے لئے نو عمر بارک (Juvenile Barrack) موجود ہے جہاں پر نو عمر اسیران کو خصوصی حفاظت سے رکھا جاتا ہے اور کسی بھی اسیر کو نو عمر وارڈ میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہے۔ اس وقت ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں کل 19 نو عمر (Juvenile) اسیران بند ہیں۔

(د) جیل ہذا میں نو عمر اسیران کے لئے علیحدہ بارک موجود ہے جہاں پر نو عمر اسیران کو دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے اساتذہ کی خدمات میسر ہیں۔ نو عمر وارڈ میں اسیران بمطابق پاکستان پریژن رولز تمام بنیادی سہولتیں دی گئی ہیں جن میں بجلی، پانی، باتھ روم، سیلنگ فین، ایگزاسٹ فین، الیکٹرک واٹر کولر کی سہولیات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ نو عمر اسیران کی بارکوں میں ٹی وی کی سہولیات بھی میسر ہیں۔ مزید برآں نو عمر اسیران کی ذہنی نشو و نما کے لئے (Games) کا بھی انتظام کیا گیا ہے جن میں لڈو، کیرم بورڈ، والی بال وغیرہ جیسی گیمز شامل ہیں۔ مزید یہ کہ جیل ہذا میں ایک ہسپتال بھی ہے جہاں پر پیرا میڈیکل سٹاف 24 گھنٹے اسیران کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے موجود ہے۔ NCHD کے تعاون سے نو عمر اسیران کے لئے تعلیم کا انتظام بھی موجود ہے جہاں باقاعدگی سے کلاسوں کا انتظام ہوتا ہے نیز نو عمر اسیران کی تعلیم کے لئے متعین استاد کو NCHD کی جانب سے مبلغ -/2,500 روپے ماہانہ معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کا جواب دو سال چار ماہ بعد آیا ہے لہذا اس کا موجودہ status بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!اس سوال کا موجودہ status بتائیں۔ محترمہ!آپ کون سے جز کا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ اس سوال کا موجودہ status بتادیں کیونکہ اس کا جواب دو سال چار ماہ بعد آیا ہے یعنی جب حکومت جانے والی ہے تب اِس کا جواب آیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ بڑی shameful بات ہے۔

جناب سپیکر: Shame for whom? مجھے بڑا افسوس ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ اس سوال کا دو سال چار ماہ بعد جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، منسٹر صاحب!آپ سوال کا latest جواب دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے کیا ضمنی سوال کیا ہے؟ یہ اپنا ضمنی سوال دہرائیں، میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ سوال کی latest position بتائیں۔ آرڈر پلیز۔ ان کا جواب سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!اس وقت ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں حوالاتی 1071، قیدی 143، سزائے موت کے قیدی 184 اور کل تعداد 1397 ہے۔

جناب سپیکر!ان کے سوال کرنے کے وقت کچھ اور تعداد تھی اور موجودہ تعداد یکم جولائی کی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 1397 قیدیوں کی تعداد بتائی ہے جبکہ جرائم کی شرح میں ہر جگہ پر اضافہ ہو رہا ہے تو کیا اڑھائی سالوں سے گجرات جیل میں صرف اتنے ہی قیدی ہیں؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جیل میں قیدیوں کی گنجائش کتنی ہے کیونکہ وہاں پر تعمیر شدہ area سے زیادہ قیدی آ جائیں

تو پھر یہ کیا کرتے ہیں چونکہ جس شرح سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے تو کیا جیل کی توسیع کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! گجرات جیل میں ہم توسیع نہیں کر رہے اور اس حوالے سے نئی جیل بنانے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس وقت وہاں گنجائش سے زائد قیدی و حوالاتی موجود ہیں اور پورے پنجاب کی 25 جیلوں میں 52ہزار سے زائد قیدی و حوالاتی موجود ہیں جبکہ گنجائش 21ہزار کی ہے تاہم 14 نئی جیلیں یعنی ہر ضلع میں ایک نئی جیل تعمیر کر رہے ہیں تاکہ قیدیوں کی گنجائش میں کمی ہو سکے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب صحیح فرما رہے ہیں کہ پورے پنجاب میں جیلیں بنی چاہیئں کیونکہ جرائم کی شرح کا جو حال ہے اور میں اس وقت گجرات کے حوالے سے بات کر رہی ہوں تو کیا گجرات جیل میں توسیع کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! گجرات جیل میں نئی جیل نہیں بنا رہے بلکہ نئی بیرکیں بنا رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! confuse لگتے ہیں کیونکہ وہ پہلے کہہ رہے تھے کہ ارادہ نہیں رکھتے اور اب کہہ رہے ہیں کہ ارادہ رکھتے ہیں تو مجھے بتا دیں کہ صحیح جواب کون سا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جیل میں 385 قیدیوں اور حوالاتیوں کی گنجائش ہے اور اگر قیدیوں و حوالاتیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو ہم بیرکیں بنانے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ نو عمر اسیران کے لئے تعلیم کا انتظام موجود ہے تو 2008 سے اب تک کتنے بچوں کو تعلیم دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں خواتین کی تعداد 36 ہے جن میں سے حوالاتی 32 اور چار قیدی خواتین جبکہ بچوں والی خواتین کی تعداد تین ہے، نو عمر اسیر 17 ہیں جنہیں پڑھانے والے اساتذہ چار ہیں جن میں قاری دلاور حسین، قاری مظفر حسین، قاری محمد

اسلم اور قاری یاسر حسین بچوں کو مذہبی اور دینی تعلیم دیتے ہیں جبکہ بچوں کے لئے نرسری کی کلاس بھی ہے اور ان کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ موجود ہے، انہیں یونیفارم اور کھلونے دینے کے علاوہ خوراک کا بھی مناسب انتظام ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں چاہ رہی تھی کہ منسٹر صاحب relevant رہیں۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ بچوں کو کہاں تک تعلیم دی گئی ہے اور کتنے بچے ہیں لیکن وہ صرف time waste کر رہے ہیں اور صحیح relevant جواب نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کتنے بچوں کو تعلیم دی گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے جمع کروا دیں تو میں انہیں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کون سا اتنا بڑا اور مشکل سوال ہے جس کا آپ کو پتا نہیں ہے، اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت 17 بچے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ یہ بھی پوچھ رہی ہیں کہ پہلے کتنے بچوں کو تعلیم دی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کے لئے یہ fresh question کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سوال کا جواب relevant نہیں ہوتا اور منسٹر صاحب صرف ٹائم gain کر رہے ہیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں جو کہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر منسٹر صاحب confuse ہو گئے ہیں تو پھر یہ بتا دیں کہ 2010 سے لے کر اب تک کتنے قیدیوں کو کون کون سی طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں کیونکہ جواب میں ہے کہ "طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں"؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بچوں کے بارے میں یہ پوچھا ہے کہ بچوں کو کون کون سی سہولتیں دی جاتی ہیں تو جیل ہذا میں نو عمر اسیران کے لئے الگ بیرک موجود ہے جہاں پر نو عمر اسیران کو دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے اساتذہ کی خدمات میسر ہیں۔ نو عمر اسیران کو پاکستان کے آئین کے مطابق تمام بنیادی سہولتیں دی گئی ہیں جن میں بجلی، پانی، باتھ روم، سیلنگ فین اور الیکٹریکل واٹر کولر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ نو عمر اسیران کی بیرکوں میں ٹی وی کی سہولت بھی موجود ہے اور

مزید برآں وہاں پر لڈو، کیرم بورڈ اور والی بال کھیلنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ جہاں تک میڈیکل سہولتوں کا تعلق ہے تو ڈاکٹر وہاں پر تعینات ہیں اور نو عمر اسیران کا proper میڈیکل چیک اپ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تعداد نہیں بتا سکتے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ تمام طبی سہولتوں کا انتظام موجود ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ ڈاکٹر کا نام اور پیرا میڈیکل سٹاف اور میڈیکل سٹاف میں فرق بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر ضرورت پڑے تو ہم DHQ سے ڈاکٹر call کر لیتے ہیں لیکن جیل میں ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے، وہاں پر ایکسرے لیب بھی ہے، وہاں پر لیبارٹریز بھی موجود ہیں اور ہم وہاں پر بچوں کو تمام طبی سہولتیں دے رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کا بتادیں؟

جناب سپیکر: وہ آپ سے ڈاکٹر کا پوچھ رہی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر موجود ہے اگر کسی قیدی کو زیادہ بیماری ہو تو ہم DHQ سے مزید ڈاکٹر call کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ آپ سے ڈاکٹر کا نام پوچھ لیں تو پھر آپ نام بتادیں گے؟ Is it possible?

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جہاں پر مزید ضرورت ہو وہاں ہم DHQ سے ڈاکٹرز call کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ Ruling دیں کہ وزیر صاحب جواب دینے کے قابل ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں ایسی Ruling نہیں دے سکتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پھر وہ سوال کا proper جواب کیوں نہیں دیتے؟

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم اگلے سوال پر آتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وزیر صاحب گجرات کے ڈاکٹر کا نام بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ان کا نام بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے پاس تمام جیلوں میں 64 ڈاکٹرز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: گجرات کے ڈاکٹر کا نام پوچھا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں نہیں پوچھا لیکن میں نے یہ کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑ جائے تو ہم DHQ سے ڈاکٹر call کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو ہم DHQ سے ڈاکٹر منگوا لیتے ہیں۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں، جی، آپ اگلا سوال بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جب کوئی ایسی ایمرجنسی یا accident ہوتا ہے تو وہاں پر کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا اور وہاں پر ڈاکٹر بلانا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر ضرورت پڑے تو بلاتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر خدانخواستہ کوئی ایسی ایمرجنسی ہو کہ ڈاکٹر کو بلانے تک اس بندے کی جان چلی جائے تو پھر اس کا کیا انتظام ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، اس کا انتظام موجود ہے۔ آپ مہربانی کر کے اگلے سوال پر آجائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پچھلے دور میں Rescue 1122 بنائی گئی تھی تاکہ مریضوں کو جلدی سے جلدی ہسپتال پہنچایا جا سکے لیکن وہاں پر جیلوں میں یہ حال ہے کہ ڈاکٹرز ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے آپ اگلے سوال پر آئیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 7259 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ، جیل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیل

*7259: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں ایک جیل تعمیر کی جارہی ہے، یہ جیل کتنی لاگت سے تعمیر کی جارہی ہے اور یہ جیل کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب جیل کی تعمیر کا کام روکا ہوا ہے؟

(ج) حکومت اس جیل کو کب تک مکمل کر کے ضلع اوکاڑہ کے قیدیوں کو اس جیل میں لانا چاہتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں ایک جیل زیر تعمیر ہے اور اس کا کل تخمینہ 466.625 ملین روپے ہے اور اس پر کل خرچہ 267.730 ملین روپے ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ جیل کی تعمیر کا کام روکا ہوا ہے بلکہ تعمیراتی کام جاری ہے۔

(ج) یہ جیل جلد ہی مکمل ہو جائے گی اور ضلع اوکاڑہ کے قیدیوں اور حوالاتیوں کو اس جیل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ جیل کی عمارت اب کن مراحل میں ہے؟ کیونکہ یہ سوال بھی پرانا ہے اور اس کا جواب 2010 میں آیا ہے۔اب منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ جیل کی عمارت کن مراحل میں ہے اور اگر اس وقت وہ عمارت مکمل نہیں ہوئی تو اس کا جو باقی حصہ رہ گیا ہے اس کو مکمل کرنے میں اب مزید کتنے پیسے لگیں گے؟

جناب سپیکر: یہ انجینئر تو نہیں ہیں بہر حال ان سے پوچھتے ہیں کہ اب اس وقت تعمیر کی latest position کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت اوکاڑہ میں ایک جیل زیر تعمیر ہے اس کا کل تخمینہ 466 ملین روپے ہے اور اس کا 61 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اگر 61 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے تو باقی کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت کام جاری ہے اور یہ جیل 2013 میں مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کتنی لاگت میں مکمل ہو گی؟ یہ جو amount بتائی گئی ہے کیا اس وقت تک اسی amount میں مکمل ہو گی؟

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ تو کوئی انجینئر ہی بتا سکتے ہیں۔ منسٹر صاحب تو اس طرح نہیں بتا سکتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ آخری بجٹ ہے اس کے بعد کیا expect کر رہے ہیں؟ اس کے بعد کیا یہ expect کر رہے ہیں کہ دوبارہ آئیں گے لیکن جس طرح ان کے حالات ہیں یہ قطعاً نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: اس کا حساب تو بعد میں ہو گا، اس وقت تو حساب نہیں ہو سکتا۔ پتا نہیں اس وقت تک ریٹ کہاں جائیں گے؟ منسٹر صاحب! آپ کچھ بتانا چاہتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے انہیں بتایا ہے کہ 466 ملین روپے اس کا تخمینہ ہے اور اس وقت 61 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کیا اسی تخمینہ میں مکمل ہو گا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اسی تخمینہ میں ہی مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 466 ملین روپے میں ہی مکمل ہو گا۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال اُدھر سے آگیا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت اس جیل کو کب تک مکمل کر کے ضلع اوکاڑہ کے قیدیوں کو اس میں منتقل کر دے گی تو جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ جیل جلد ہی مکمل ہو جائے گی اور ضلع کے قیدیوں اور حوالاتیوں کو جیل میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اس سوال کی تاریخ وصولی 10۔ دسمبر 2010 ہے تو پھر جلدی سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ جیل 2013 میں مکمل ہو جائے گی۔ اس جیل کا 61 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے ابھی کچھ حصہ زیر تعمیر ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ جلدی کے کیا معنی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جلدی کے معنی ہیں کہ 2013 میں اس جیل میں لوگ شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! PC-1 میں اس جیل کی completion کا کون سا سال تھا جو انہوں نے PC-1 تیار کیا تھا تو اس PC-1 میں اس جیل کو کس سال میں مکمل ہونا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کی آخری تاریخ 2013 کی ہے اور یہ فروری یا مارچ 2013 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! PC-1 میں اس کے لئے کون سی date کا تعین کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان کا question یہ نہیں ہے اور ان کا question صرف یہ ہے کہ حکومت اس جیل کو کب تک مکمل کر کے ضلع اوکاڑہ کے قیدیوں کو اس جیل میں لانا چاہتی ہے تو میں نے جواب دے دیا ہے کہ 2013 میں قیدی اور حوالاتی اس میں شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ان کے ڈیپارٹمنٹ نے 2010 میں کہا ہے کہ یہ جیل جلد مکمل کر دی جائے گی۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ PC-1 میں اس کی تاریخ اور year of completion کیا تعین کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: Year of completion تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ 2013 ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں تو عرض کر چکا ہوں کہ اسی سال 2012-13 میں مکمل ہو جائے گی اور جلد ہی اس میں قیدی اور حوالاتی جو ساہیوال میں ہیں وہ شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں سوال دُہرا دیتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہ فرمائیں کہ PC-1 کے اندر year of completion کیا درج کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں 2012 ہے اور یہ جیل 2012-13 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد اشرف سوہنا: جناب سپیکر! PC-1 کے اندر اس جیل کی date of completion کیا 2011 تھی؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کابینہ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ ذرا اس پر میٹنگ کر لیں کہ یہ ان کی اپنی حکومت کے پاس جو PC-1 موجود ہے تو اس کے اندر date of completion کیا تھی، یہ منسٹر حضرات میٹنگ کر لیں اور پھر ایوان کو بتا دیں کہ date of completion کیا تھی؟

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ دیبا مرزا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7296 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدی خواتین و بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7296: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدی خواتین اور بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں بچے کن جرائم کے تحت اسیر ہیں؟

(ج) کتنے بچے سزا یافتہ ہیں اور کتنے under trial juveniles ہیں؟

(د) خواتین کی کتنی تعداد سزا یافتہ ہے اور کتنی under trial prisoners ہیں؟

(ہ) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں خواتین اور بچوں کی کتنی بیرکس ہیں اور ان میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(و) سیالکوٹ جیل میں under trial juveniles کی مذہبی اور فنی تعلیم کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جیل ہذا میں 32 قیدی خواتین اور 05 قیدی بچے مقید ہیں-

(ب) Crime-wise لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) جیل ہذا میں 05 بچے سزا یافتہ اور 40 بچے under trial مقید ہیں۔

(د) جیل ہذا میں 32 خواتین سزا یافتہ، 01 خاتون قیدی سزائے موت اور 17 خواتین under trial مقید ہیں۔

(ہ) جیل ہذا میں خواتین کے لئے 02 بیرکیں ہیں جن میں 60 خواتین رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ بچوں کے لئے 01 بیرک ہے جس میں 30 بچوں کی گنجائش ہے۔

(و) under trial juveniles کو جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کے تعاون سے مذہبی تعلیم دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ اب میں اگلے سوال پر آتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی آپ کا ہے؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7297 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*7297: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کتنے رقبے پر محیط ہے، اس میں اسیران کی گنجائش کتنی ہے اور اسیران کی موجودہ تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں مرد، بچوں اور خواتین کو ایک ہی جگہ قید رکھا جاتا ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں تعینات عملے کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا ڈسٹرکٹ جیل میں خاتون میڈیکل آفیسر تعینات کی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نارووال کے اسیران کو بھی سیالکوٹ جیل میں رکھا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جیل ہذا کا کل رقبہ تقریباً 19 ایکڑ ہے جس میں سے 10 ایکڑ پر جیل قائم ہے اور باقی ماندہ رقبہ باغیچہ جیل، رہائش گاہوں اور جیل کالونی / پریڈ گراونڈ پر مشتمل ہے۔اسیران کی گنجائش 722 ہے جبکہ اس وقت 2338 اسیران مقید ہیں۔

(ب) جی، نہیں۔مرد، بچوں اور خواتین کو علیٰحدہ علیٰحدہ مخصوص بیرکوں میں رکھا جاتا ہے۔

(ج) عملے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، نہیں۔جیل ہذا میں خاتون میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے۔

(ہ) جی، ہاں۔ ضلع نارووال کے اسیران کو بھی سیالکوٹ جیل میں رکھا جاتا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ جیل نارووال زیر تعمیر ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ دیبا مرزا: میرا ضمنی سوال یہ ہے اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا ڈسٹرکٹ جیل میں خاتون میڈیکل آفیسر تعینات کی گئی ہے ؟اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ جی نہیں، جیل ہذا میں خاتون میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ لیڈی ڈاکٹر کا تقرر near future میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محکمہ لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور عنقریب اس کی posting بھی ہو جائے گی۔ ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر لیا ہے، اس کے لئے اخبار میں اشتہار بھی آئے گا اور بہت جلد یہاں پر لیڈی ڈاکٹر تعینات ہو جائے گی۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ تقریباً چھ سال پہلے بھی یہ اسامی خالی تھی۔ اس پر میں نے پہلے بھی بات کی تھی جب جیل پر question دیا تھا تو اس میں یہ بھی شامل تھا۔ اس وقت بھی یہی جواب آیا تھا لیکن ابھی اس سوال کو دیئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور اب بھی اس سوال کا وہی جواب آیا ہے تو کیا منسٹر صاحب کوئی ٹائم بتا دیں گے کہ یہ تعیناتی کب تک ہو جائے گی ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سیالکوٹ جیل میں ایک مرد ڈاکٹر موجود ہے لیکن جب لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم ڈی ایچ کیو سے call کر لیتے ہیں۔ یہ لیڈی ڈاکٹر بہت جلد تعینات ہو جائے گی، میں اس ایوان میں کہہ رہا ہوں کہ بہت جلد اخبار میں اشتہار آ جائے گا اور لیڈی ڈاکٹر کی posting بھی ہو جائے گی۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! اس میں میرا اگلا سوال ہے اور میرا اگلا سوال سن لیجئے۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہ محترمہ دیبا مرزا کا سوال ہے یہ کیوں ضمنی سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں ابھی سوال کر رہی ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر یہ خواتین کا مسئلہ ہے۔ جیل میں نہ کوئی LHV ہوتی ہے نہ مڈ وائف ہوتی ہے کیا حکومت اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ کسی LHV یا مڈ وائف کو وہاں پر تعینات کیا جائے؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں نے تو ابھی اپنا سوال ختم بھی نہیں کیا تو درمیان میں ہی interruption start ہو گئی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: چنڑ صاحب سے کہیں کہ اس کا جواب دیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! چلیں چنڑ صاحب جواب دے دیں۔ کوئی جواب نہیں دینا چاہتے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ خواتین کا مسئلہ ہے اکثر خواتین ایسی ہوتی ہیں۔۔۔

محترمہ محمودہ چیمہ: جناب سپیکر! سوال اِن کا ہے وہ بولے چلی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے اُن کا سوال سُننے دیں، ان کا ضمنی سوال ہے۔ اِن کا mike بند کریں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ بات کریں ناں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ ضلع نارووال کے اسیران کو بھی سیالکوٹ جیل میں رکھا جاتا ہے؟" جواب یہ دیا گیا ہے کہ "ضلع نارووال کے اسیران کو بھی سیالکوٹ جیل میں رکھا جاتا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ جیل نارووال زیر تعمیر ہے۔" میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت کریں گے کہ نارووال جیل چونکہ عرصہ چھ سال پہلے سے تعمیر ہو رہی

ہے تو کیا اس کا کوئی time frame ہے کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گی اور کب تک ضلع نارووال کے قیدیوں کو وہاں پر شفٹ کیا جا سکے گا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! نارووال جیل کا کل تخمینہ 1048 ملین روپے ہے اس میں مئی 2012 تک 184 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! ملین ہے، بلین نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کس نے بلین کہا ہے؟ انہوں نے تو ملین کہا ہے۔ آپ ایسے بیٹھ کر بات نہ کیا کریں، آپ کی مہربانی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 18 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ 2013 میں یہ جیل مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! سب کچھ ان کے چلے جانے کے بعد مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ نے سُن لیا ہے؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے satisfied نہیں ہوں کیونکہ چھ سال پہلے بھی یہ جیل زیر تعمیر تھی۔ یہ اس کی وضاحت کر دیں کہ اتنا delay کیوں ہو رہا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر چھ سالوں میں صرف 18 فیصد کام ہوا ہے تو اس کی وضاحت کریں کہ فنڈز کی کمی ہے یا کیا مسئلہ ہے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! وہاں ڈاکٹر غزالہ رضا رانا کو بھیج دیں۔ ڈاکٹر سامیہ امجد نے کہا ہے کہ وہ as a volunteer وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ کیا وہ ایسے جا سکتی ہیں؟ اگر جا سکتی ہیں تو ان کو بھیج دیں یا غزالہ رانا کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا سوال ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ دیبا مرزا: محترمہ! میرا سوال ہے آپ اس کو بلڈوز نہ کریں۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات کا جواب لینے دیں۔ آپ پھر بولیں، ایسے نہیں بولنے دوں گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں خواتین کے لئے بات کر رہی ہوں۔۔۔

محترمہ دیبا مرزا: محترمہ! آپ پلیز اپنی باری پر بات کیجئے گا، مجھے بات کرنے دیں یہ میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ آنے دیں۔ آپ میرے ساتھ بات کریں، اُدھر بات نہ کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ جیل دو سال پہلے 2010 میں شروع ہوئی تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ 2013 تک یہ مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 7391 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوٹ لکھپت جیل کی تفصیلات

*7391: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کوٹ لکھپت جیل میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے ایسے ملزمان قید ہیں جن کا جرم قابل ضمانت ہے لیکن ان کے لئے ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے، ان کے لئے حکومت کوئی متبادل اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

اس ضمن میں تحریر ہے کہ سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں اس وقت تقریباً 09 ملزمان جیل ہذا میں بند ہیں جن کے جرم قابل ضمانت ہیں لیکن ان کے لئے ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے جن کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ "کوٹ لکھپت جیل میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے ایسے ملزمان قید ہیں جن کا جرم قابل ضمانت ہے لیکن ان کے لئے ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے، کیا ان کے لئے حکومت کوئی متبادل اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟" اس کا جواب سُن لیں۔ اس ضمن میں تحریر ہے کہ "سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں اس وقت

تقریباً9ملزمان جیل ہذا میں بند ہیں جن کے جرم قابل ضمانت ہیں لیکن ان کے لئے ضمانت کاانتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے جن کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔"ایوان کی میز پر جو رپورٹ رکھ دی گئی ہے اس میں قیدیوں کی تفصیل ہے اور ان کے خلاف جرم ہے جبکہ سوال یہ تھا کہ کیا حکومت ان کی مدد کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟اس کے علاوہ یہ 2008 کی بات ہے اور اب 2012 ہے۔

جناب سپیکر:انہوں نے تو جو کرنا تھا کر دیا۔اب آپ مہربانی کریں اور ان کی ضمانت کرا لیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!پہلی بات میں نے یہ کی ہے کہ کیا حکومت ان کی مدد کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور دوسری بات یہ جواب 2008 کا ہے اور اب 2012 ہے اس کا latest status کیا ہے، کیا وہ 9 قیدی ابھی بھی جیل کے اندر ہیں یا ان کی ضمانت ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!یہ بتائیں کہ ابھی جن 9 قیدیوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی latest position کیا ہے، آیا وہ release ہو چکے ہیں یا نہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):جناب سپیکر!سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں اس وقت تقریباً12 ملزمان بند ہیں۔جن کے جرم قابل ضمانت ہیں۔

جناب سپیکر:یہ اُن 9 ملزمان سمیت 12 ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):جناب سپیکر!میں موجودہ 01.07.2012 کی بات کر رہا ہوں۔اس وقت کل ملزمان 12 ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!2008 میں جو 9 ملزمان ہیں میں نے ان کا status پوچھا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):جناب سپیکر!جیل میں آنا جانا رہتا ہے اور ہر جیل میں ڈسٹرکٹ سیشن جج اور ایڈیشنل سیشن جج مہینے میں دو دفعہ visit کرتے ہیں اور جو معمولی جرم کے بندے ہوں ان کو بری کر دیتے ہیں۔یہ بندے تو already جیل میں ہیں، آتے بھی ہیں، جاتے بھی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:ان سے کہیں ان 9 ملزمان کا بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):جناب سپیکر!میں جواب دے رہا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ یہ مطمئن ہو جائیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ان کی بات ذرا سُن لیں۔ پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں اس وقت تقریباً 12 ملزمان بند ہیں جن کے جرم قابل ضمانت ہیں۔

جناب سپیکر: میری بات سُننے کی ذرا تھوڑی سی زحمت کر لیں۔ میں بھی اور وہ بھی یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے پہلے جن 9 ملزمان کا ذکر کیا ہے وہ exclude کر کے 12 ملزمان ہیں یا ان کے سمیت 12 ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): وہ 9 چلے گئے ہیں، یہ 12 نئے آ گئے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اب ان کی بات سُنیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ کہہ رہے ہیں کہ مہینے میں دو دفعہ ایڈیشنل سیشن جج یا سیشن جج صاحب جیل کا دورہ کرتے ہیں اور قابل ضمانت جرائم میں یا چھوٹے جرائم میں ملوث قیدیوں کو اپنی ضمانت پر رہا کرتے ہیں۔ ان کی اس statement کے بعد یہ کیفیت دیکھیں کہ ایک قیدی 13.10.2010 سے قید ہے یہ 17 مہینے بنتے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب کے کہنے کے مطابق 17 مہینوں میں 34 وزٹ سیشن جج صاحب کے ہوئے ہوں گے اب یہ کل 9 قیدی ہیں ان میں سے ایک قیدی 17 ماہ سے قید ہے، دوسرا 16 ماہ سے، تیسرا بھی 16 ماہ سے، چوتھا 18 ماہ سے اور پانچواں 19 ماہ سے قید ہے۔ ان کی گرفتاری کی dates دیکھیں کہ 13-10-10,13-11-10, 11-10-10, یہ سارے ملزمان 2010 کے ہیں۔ اب یہ دیکھیں کہ ان پر جرائم کیا ہیں؟ مجرم نمبر چار پر 1500 روپے چوری کا جرم ہے۔ یہ ان کی دی ہوئی dates ہیں۔ سن لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شیم، شیم۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: مجرم نمبر 4 جو ہے وہ 19 ماہ سے جیل میں ہے، اس پر الزام ہے جو کہ ثابت نہیں ہوا، الزام یہ ہے کہ اس نے 15 سو روپے مالیت کی چوری کی ہے۔ اب دوسرا سن لیں۔ وزیر موصوف سے کہیں اب سُن لیں۔ جو مجرم نمبر 9 ہے اس پر یہ الزام ہے کہ اس کے پاس ایک ناجائز پسٹل تھا، جو مجرم نمبر 8 ہے اس پر 5 ہزار روپے چوری کا الزام ہے اور یہ ملزم نمبر 2 پر بھی 5 ہزار روپے چوری کا الزام ہے۔ یہ ہے ہماری گورننس۔

جناب سپیکر: آپ اس بات سے باز نہیں آئیں گے ، بیٹھے بیٹھے comments نہ دیا کریں۔ پلیز! آپ کی مہربانی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پونے دو سال سے یہ ملزمان قید میں ہیں، یہ قتل کے ملزم کی ایک سال میں ضمانت کرا لیتے ہیں اور پونے دو سال سے یہ 9 بندے جیلوں میں ہیں۔ ایک بہاولنگر کا رہنے والا ہے، ایک فیصل آباد کا رہنے والا ہے، ایک میانوالی کا رہنے والا ہے اور ایک ننکانہ صاحب کا رہنے والا ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ٹھہریں، مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ لاہور کی جیلوں میں ہیں لیکن ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب ان کی گڈ گورننس کا حال یہ ہے کہ Cr.P.C کے مطابق ان کی ضمانت ایس ایچ او بھی لے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Cr.P.C کے مطابق ان کی ضمانت ایس ایچ او بھی لے سکتا ہے، ایڈیشنل سیشن جج بھی لے سکتا ہے اور ایک دن جیل اور حوالات میں بند کئے بغیر بھی ان کو گھر بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ ہماری گورننس ہے کہ 302 کے مجرم کی ضمانت یہ چھ ماہ، ایک سال یا ڈیڑھ سال میں کر رہے ہیں اور جس بے چارے پر 15 سو روپے چوری کا الزام ہے وہ 19 ماہ سے جیل کے اندر ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم، شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ کو بڑی ہمدردی ہے ماشاءاللہ، آپ جا کر ان کے مچلکے بھر دیں۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ What are you doing now?

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں خادم اعلیٰ کو یہ کہوں گا کہ اگر عوام کی یہی خدمت جاری رہی اور اس رپورٹ کے اندر ایک بات اور بھی لکھی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کر رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں؟ مجھے اب وزیر موصوف سے جواب لینے دیں۔ وزیر موصوف سے بھی میں گزارش کروں گا کہ وہ تسلی اور تحمل سے بات سن لیا کریں اور اس کا جواب بھی تحمل سے دیا کریں۔ آرڈر پلیز۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے فاضل دوست خود بھی ایک وکیل ہیں، جو بندہ عدالت کے حکم پر جیل میں آتا ہے جیل حکام کا کام اس کی نگرانی، اس کی تعلیم، اس کی خوراک اور صحت وغیرہ کا خیال رکھنا ہے۔ ان تین سو پچاس قیدیوں کو وزیراعلیٰ صاحب نے جرمانہ ادا کر کے release کرایا ہے، 9 پہلے ہی رہا ہو چکے ہیں۔ اس وقت status یہ ہے کہ 2009 سے 12-07-01 تک 3 ہزار 353 اسیران کو رہا کیا جا چکا ہے۔ اس میں مختلف NGOs جس میں محترمہ عاصمہ جہانگیر کی NGO AGHS بھی شامل ہے وہ بھی ان کو legal aid دیتی ہے اور اس کے علاوہ ہم ہائیکورٹ بار، ڈسٹرکٹ بار کو بھی خط لکھتے ہیں کہ ان کے لئے legal aid کا بندوبست کیا جائے۔ جیل حکام کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی بندے کو از خود رہا کرے۔ جب تک جج اس کو رہا نہیں کرے گا، جج کی طرف سے اس کی رہائی کا پروانہ نہیں آئے گا ہم اس کو رہا نہیں کر سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرے سوال کا جواب تو نہیں آیا۔ Cr.P.C یہ کہتی ہے جن قیدیوں کی قید کی مدت پوری ہو چکی ہے یا معمولی سی رہتی ہے ان کی تو ایس ایچ او بھی خود ضمانت لے سکتا ہے اور ان کے لئے Cr.P.C یہ کہتی ہے کہ ایڈیشنل سیشن جج جو ماہانہ ہمارے معزز وزیر کے کہنے کے مطابق ایک مہینے میں دو دفعہ جیل کا visit کرتے ہیں اور ان کے کہنے کے مطابق 35 دفعہ ایڈیشنل سیشن جج صاحب جیل میں گئے ہوں گے وہ ان 9 قیدیوں کو رہا کیوں نہیں کرا سکے؟ اس سلسلے میں مزید ایک بات بھی کروں گا اور معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب کی تمام جیلوں کے اندر گنجائش سے چار گنا زیادہ قیدی موجود ہیں، اگر چار ہزار قیدیوں کی گنجائش موجود ہے تو 1600 قیدی جیلوں میں رہ رہے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ ایک جیل کے اندر 1500 روپے چوری کے الزام والا بندہ انیس ماہ سے جیل کے اندر ہے۔ خادم اعلیٰ کو اس امن وامان پر مبارکباد ہو اور ہمارے وزیر قانون کو بھی مبارک ہو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا relevant رہا کریں، آپ کی یہ بات مجھے پسند نہیں آتی جو آپ بلاوجہ کرتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر:انہوں نے آپ کو اس کی تفصیل بھی بتا دی ہے۔آپ تشریف رکھیں۔مہربانی!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ 9ملزمان رہا ہو چکے ہیں بقایا 12 بھی انشاء اللہ جلد رہا ہو جائیں گے۔وزیراعلیٰ صاحب نے کم از کم تین ہزار قیدی رہا کرائے ہیں۔

جناب سپیکر:اس سوال پر بہت ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔اب اگلا سوال رانا محمد افضل خان کا ہے۔

رانا محمد افضل خان:سوال نمبر7649ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں رہائش گاہوں کی تعمیر کی تفصیلات

*7649:رانا محمد افضل خان:کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد سے ملحقہ رقبہ پر جیل افسران کے لئے کوٹھیاں تعمیر کی گئی ہیں؟

(ب) یہ کتنی کوٹھیاں ہیں کن کے لئے ہیں اور ہر کوٹھی کا مربع فٹ رقبہ کتنا ہے؟

(ج) کیا ان کوٹھیوں کے نقشہ جات ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے منظور کروائے گئے اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد سے ملحقہ رقبہ پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد اور فنڈز مہیا کرنے کے بعد جیل افسران و ملازمین کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کی گئی ہیں-

(ب) تین عدد رہائش گاہیں تعمیر کی گئی ہیں جو کہ میڈیکل آفیسران کے لئے ہیں ہر رہائش گاہ کا تعمیر شدہ رقبہ 1650مربع فٹ ہے-

(ج) یہ رہائش گاہیں Chief Architecture گورنمنٹ آف پنجاب کے منظور شدہ نقشہ کے مطابق بنائی گئی ہیں-ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہ ہے-

جناب سپیکر:جی،کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میرا ضمنی سوال محکمہ کی تعمیرات کے بارے میں ہے، جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ رہائش گاہیں Chief Architecture گورنمنٹ آف پنجاب کے منظور شدہ نقشے کے مطابق بنائی گئی ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہ ہے۔ مجھے اس سلسلے میں وہ اتھارٹی بتائی جائے جس کے تحت ایک سرکاری محکمہ یا محکمہ جیل خانہ جات ڈسٹرکٹ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے نقشہ پاس کرائے بغیر تعمیر کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جز (ج) کا جو آپ نے جواب دیا ہے، آپ نے اس میں یہ کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی اتھارٹی مجھے بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارا محکمہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تابع نہیں ہے بلکہ ہمارا محکمہ حکومت پنجاب کے تابع ہے اور حکومت پنجاب کے جو Chief Architecture ہیں انہوں نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! مجھے وزیر موصوف سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اگر سرکاری محکمے خود دوسرے سرکاری محکموں کا احترام نہیں کریں گے، ان کے قوانین کو follow نہیں کریں گے تو پھر کام کیسے چلے گا۔ تمام buildings آرکیٹیکٹ ہی ڈیزائن کیا کرتے ہیں، ڈسٹرکٹ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی نے اس بلڈنگ کی تعمیر کے لئے civil services provide کرنی ہیں، وہاں زلزلہ آ جائے تو سول ڈیفنس والوں نے اس کے لئے services provide کرنی ہیں وہاں اگر سیوریج کا connection دینا ہے، بجلی کا connection دینا ہے یہ سب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے تابع نہیں ہیں تو پھر کون ان کے تابع ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں عرض کر چکا ہوں کہ ہمارا محکمہ prison جو ہے یہ حکومت پنجاب کے تابع ہے اور اس کے لئے Chief Architecture پہلے visit کرتا ہے موقع دیکھتا ہے اور اس مقصد کے لئے 1650 مربع فٹ پر مشتمل تین کوٹھیاں ڈاکٹروں کے لئے بنی ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس پر مجھے آپ کی Ruling چاہئے کہ یہ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے تابع ہیں یا نہیں؟ اس مسئلے پر ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اس کو یہ معاملہ refer کر دیا جائے، یہ لاقانونیت ختم ہونی چاہئے۔ محکموں کو ایک دوسرے کے کام کا احترام کرنا چاہئے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے

کہ انہوں نے فرمایا کہ تین رہائش گاہیں ڈاکٹروں کے لئے بنائی گئی ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں تین ڈاکٹر موجود ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا محکمہ صوبائی محکمہ ہے اور یہ رہائش گاہیں محکمہ مواصلات حکومت پنجاب نے تعمیر کی ہیں اور اس کی منظوری محکمہ P&D نے دی ہوئی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس مسئلے پر آپ ایک کمیٹی بنادیں کیونکہ میرا ان سے اختلاف ہے۔ یہ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی ذمہ داریوں سے واقف نہیں ہیں بلکہ ان کا پورا محکمہ اس سے واقف نہیں ہے جسے میں لاقانونیت سمجھتا ہوں. Ignorance of law is no excuse

جناب سپیکر: بہر حال اس میں کمیٹی تو بنانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ ان کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں ایک دوسرے کے ساتھ coordinate کر لیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اسی سوال پر؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس جواب میں لکھا ہے کہ "تین رہائش گاہیں میڈیکل آفیسرز کے لئے تیار کی گئی ہیں،" میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس جیل میں تین میڈیکل آفیسرز موجود ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! ان تین گھروں میں سے ایک گھر لیڈی ڈاکٹر کے لئے بنا ہے اور دو گھر male doctors کے لئے بنے ہیں اور تینوں پوسٹیں اس وقت fill ہیں، تینوں ڈاکٹر اس جیل میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ تینوں ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! وزیر موصوف تینوں ڈاکٹروں کے نام بتادیں۔

جناب سپیکر: اب آپ اس بات کو چھوڑیں اگر نام پوچھنے ہیں تو اس کے لئے fresh question دے دیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! female doctor کا ہی نام بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! میں نے عرض کیا ہے کہ دو male doctors اور ایک لیڈی ڈاکٹر وہاں پر موجود ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ لیڈی ڈاکٹر Prisons Department کی appoint کی ہوئی ڈاکٹر ہیں، Prisons Department سے تنخواہ لے رہی ہیں یا سوشل ویلفیئر، محکمہ ہیلتھ سے آئی ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو محکمہ صحت بھیجتا ہے لیکن ڈیمانڈ یہ کرتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! سیکرٹری ہوم محکمہ ہیلتھ کو لکھتا ہے اور ان کی posting سیکرٹری ہیلتھ کرتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! میں پورے پنجاب کے ڈاکٹروں کی بات نہیں کر رہی صرف فیصل آباد میں جو ڈاکٹر تعینات ہیں ان کا نام پوچھ رہی ہوں اور ان کا status پوچھ رہی ہوں۔ یہ مجھے female doctor کا ہی status بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں پر دو male doctors اور ایک لیڈی ڈاکٹر تعینات ہے۔ نام پوچھ کر بتادوں گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! لیڈی ڈاکٹر کا نام بتادیں۔

جناب سپیکر: ان کو نام کا نہیں پتا، نام کیوں اتنا ضروری ہے؟ تشریف رکھیں۔ اس پر مزید سوال نہیں ہو گا۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 7876 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل جھنگ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*7876: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں 2009-10 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، اس میں سے کتنا قیدیوں کی خوراک و دیکھ بھال پر خرچ ہوا اور کتنا ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

کل بجٹ 2009-10	قیدیوں کی خوراک پر خرچہ	قیدیوں کی دیکھ بھال پر خرچہ	ملازمین کی تنخواہوں و دیگر الاؤنس پر خرچہ
91,529,943روپے	35,805,470روپے	9,911,473روپے	45,813,000روپے

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! جواب میں لکھا ہے کہ قیدیوں کی دیکھ بھال پر خرچہ 99,11,473روپے ہے۔ خوراک کی بات تو سمجھ میں آ گئی کہ اس پر یہ خرچہ ہو رہا ہے دیکھ بھال کی مد میں کون سی چیزیں آتی ہیں، قیدیوں کی تعداد وہاں پر کیا ہے اور دیکھ بھال کے لئے بجٹ کس طرح سے prepare کیا جاتا ہے، اس کا Head کیا ہے اور اس میں کون کون سی چیزیں آتی ہیں؟

جناب سپیکر: جلدی سے بتا دیں time over ہونے والا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! قیدیوں کی خوراک، میڈیسن اور باقی تمام انتظامات محکمہ جیل کرتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئی criteria تو بنایا ہو گا کہ اتنا خرچ کر سکتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): میرے خیال میں دیکھ بھال میں ایجوکیشن ہے، ان کی صحت کا انتظام ہے، ڈاکٹر انہیں چیک کرتے ہیں لیبارٹری سے ان کا ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کو اپ گریڈ کرنے کی تفصیلات

*7931: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں 650 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے مگر اس وقت 900 کے قریب قیدی / حوالاتی بند ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس جیل کو اپ گریڈ کر کے اسے سنٹرل جیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جیل میں قیدیوں / حوالاتیوں سے کوئی کام نہیں لیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی ٹیکنیکل ادارہ / فیکٹری نہ ہے؟

(د) کیا حکومت ٹیوٹا کے تعاون سے اس جیل میں ہنر سکھانے کا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل، وہاڑی میں 650 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت تقریباً 850 کے قریب اسیران بند ہیں۔ اس کی وجہ ضلع ہذا کے بڑھتے ہوئے جرائم ہیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے 16 سزائے موت کے سیل اور 2 عدد اضافی بارکس کا تخمینہ 80.100 ملین جناب ڈویژنل آفیسر پراونشل بلڈنگ سب ڈویژن وہاڑی سے منظوری کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کو بھجوا دیا گیا ہے جس کی تعمیر مکمل ہونے پر overcrowding کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(ب) اس ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع ملتان میں پہلے ہی سنٹرل جیل موجود ہے مزید برآں فی الوقت ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل، وہاڑی میں صرف 05 سال تک کی قید کے قیدیان کو رکھا جاتا ہے۔ 5 سال سے زیادہ قید کے قیدیان کو سنٹرل جیل، ملتان منتقل کیا جاتا ہے۔ چھوٹی قید کے اسیران سے بمطابق قانون جیل ہذا پر کچن اسیران وغیرہ پر مشقت لی جاتی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل، وہاڑی کو ماڈل بنانے کے لئے تخمینہ مبلغ 100.00 ملین سب ڈویژنل آفیسر پراونشل بلڈنگ سب ڈویژن وہاڑی سے منظوری کے بعد پنجاب گورنمنٹ کو بھجوادیا گیاہے۔ فنڈ منظور ہونے پر ٹیوٹا کے تعاون سے ڈسٹرکٹ جیل، وہاڑی میں ہنر سکھانے کا ادارہ قائم کیا جاسکتاہے۔

ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کے قیدیوں کو مضر صحت پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*7932: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں قیدیوں کو پینے کے لئے جو پانی سپلائی کیا جارہا ہے وہ ناقص اور مضر صحت ہے جس کی وجہ سے کافی قیدی پیٹ اور دیگر موذی امراض میں مبتلا ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس جیل میں یہ سہولت جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل، وہاڑی کا زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے تاہم ڈسٹرکٹ جیل کی انتظامیہ نے ڈسٹرکٹ انتظامیہ کے تعاون سے روزانہ کی بنیاد پر ٹی ایم اے کی گاڑی کے ذریعے اسیران اور جیل کالونی کے لئے صاف پانی کا انتظام کیا ہواہے تاکہ اسیران اور ملازمین کو بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

(ب) مزید برآں وہاڑی تحصیل کو 1967 سے پاکپتن کینال سے بذریعہ پائپ لائن پانی مہیا کیا جاتا ہے اس کی بنیاد پر جیل انتظامیہ کی طرف سے 15 ملین روپے مالیت کا کیس بھجوایا گیا ہے جس کی منظوری کے بعد جیل ہذا کے ملازمین اور اسیران کو صاف پینے کا پانی میسر ہو سکے گا۔

شاہپور جیل سرگودھا میں قید خواتین و بچوں کی تفصیلات

*8016: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) شاہپور جیل سرگودھا میں اس وقت کتنی عورتیں اور بچے قید ہیں؟

(ب) کتنی عورتیں بچوں کو feed کرواتی ہیں؟

(ج) کتنی عورتیں اور بچے دیت نہ دینے کی وجہ سے سزا کاٹ رہے ہیں؟

(د) ان کے ذمہ دیت کی کل رقم کتنی ہے کیا حکومت ان کی دیت کی رقم کی ادائیگی خود یا مخیر حضرات کے تعاون سے کروانے اور ان کو رہا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور کے خواتین وارڈ میں اس وقت کل 08 خواتین قید ہیں جن میں 06 خواتین حوالاتی، 01 خاتون قیدی سزائے موت اور 01 خاتون پندرہ سالہ قیدی ہے۔مزید یہ کہ 02 حوالاتی خواتین کے ساتھ 02 بچے بھی ہیں۔ان بچوں میں سے ایک بچہ شیر خوار بعمر دو ماہ اور ایک بچی بعمر تین سال ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل، شاہ پور میں صرف ایک حوالاتی عورت اپنے بچے کو feed کرواتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل، شاہ پور میں کوئی عورت یا بچہ دیت دینے کی وجہ سے بند نہ ہے۔

(د) NIL

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قیدیوں کو خورد و نوش کی اشیاء فراہم کرنے والی کمپنی کی تفصیلات

*8165: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں قیدیوں کو خورد و نوش کی اشیاء کون سی کمپنی فراہم کرتی ہے نیز اس کمپنی کے ساتھ سالانہ ٹھیکہ کیا جاتا ہے یا بغیر کسی ٹھیکے کے اشیاء کی سپلائی دی جاتی ہے؟

(ب) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کتنے رقبے پر کاشت کی جاتی ہے اس کاشت شدہ رقبہ پر کیا کیا فصلات کاشت کی جاتی ہیں، کیا ان سے پیدا ہونے والی فصلات کو فروخت بھی کیا جاتا ہے یا صرف قیدیوں کے استعمال کے لئے کاشت کی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور پر مندرجہ ذیل رجسٹرڈ ٹھیکیداران قیدیوں کی خورد و نوش کی اشیاء فراہم کرتے ہیں۔ٹھیکہ کے بغیر کوئی خوردنی اشیاء فراہم نہ کی جاتی ہے۔ان فرموں کے ساتھ سالانہ ٹھیکے کئے جاتے ہیں۔

نام ٹھیکیدار	اشیاء خوردنی
میسرز ارشد علی، اصغر علی اینڈ کمپنی لاہور	دال مسور، دال چنا، دال مونگ، دال ماش، سفید چنے، چاول باسمتی، سپر چینی سفید، نمک، لوبیا، آلو
میسرز چترال آئل اینڈ گھی ملز لاہور	کوکنگ آئل
میسرز رب نواز خان اینڈ کو سرگودھا	لکڑی بالن
میسرز نیو میاں فلور ملز شیخوپورہ	آٹا گندم
میسرز نذیر گل خان اینڈ برادرز راولپنڈی	شربت شر قند
میسرز محمد رفیق اینڈ کو دہلی گیٹ ملتان	سرخ مرچ، گرم مصالحہ، ہلدی سالم
میسرز خان برادرز ساہیوال	پیاز، گوشت مرغی، ٹماٹر، ڈبل روٹی
میسرز میاں اشرف علی لاہور	ادرک، لہسن، کھجور
میسرز ماشاًاللہ انٹر پرائزز لاہور	گوشت بکرا، سبزی موسمی، برف
میسرز چودھری طارق گوجرانوالہ	گوشت بڑا
میسرز نوید اینڈ کمپنی	چائے پتی
میسرز سلیم ندیم انٹر پرائزز لاہور	دودھ ملک پیک (ڈیری کوئین)

(ب) جیل ہذا کے ساتھ کوئی باغیچہ منسلک نہ ہے لہذا کوئی فصل کاشت نہ کی جاتی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں قید ایڈز، ہیپاٹائٹس، ٹی بی کے مریضوں کی تفصیلات

*8240: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں 40ہزار سے زائد قیدی جیلوں میں بند ہیں، ان میں اکثر قیدی بیمار ہیں جن میں سے کچھ موذی مرض ایڈز کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دسمبر 2009 کو آئی جی جیل خانہ جات پنجاب کو جملہ قیدیوں کا ایڈز، ہیپاٹائٹس اور ٹی بی کے ٹیسٹ کروانے کے احکامات جاری کئے گئے جس کے نتیجے میں 280 قیدیوں کا ایڈز ٹیسٹ پازیٹو آیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ان قیدیوں کے علاج و معالجہ اور تعلیمی آگاہی پروگرام کا کوئی پروگرام کیا گیا اور نہ ہی ان کے لئے حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے نیز نہ ہی موذی مرض ایڈز سے متاثرہ قیدیوں کو تندرست قیدیوں سے الگ رکھنے کے اقدامات اٹھائے گئے اور نہ ہی محکمہ جیل خانہ جات کو ان کے علاج اور دیگر ضروریات کے لئے الگ سے فنڈز جاری کئے گئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان قیدیوں جو کہ موذی مرض ایڈز میں مبتلا ہیں، ان کے علاج معالجے، آگاہی پروگرام اور فنڈز دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب کی 32 جیلوں میں 53994 اسیران بند ہیں اور ان میں سے 255 اسیران کی ایڈز کے مریض کے طور پر تشخیص ہوئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جملہ اسیران جن کی تعداد 44757 تھی کی مکمل سکریننگ کروائی گئی اور رپورٹس کے مطابق 5223 اسیران ہیپاٹائٹس (سی)، 1979 اسیران ہیپاٹائٹس (بی)، 255 اسیران HIV/AIDS اور 530 اسیران ٹی بی میں مبتلا پائے گئے۔

(ج) پنجاب بھر کے جیل ہسپتالوں میں ضروری ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں۔ پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تعاون سے تمام اسیران کو ہیپاٹائٹس (بی) کی ویکسین دی جاچکی ہے۔ جو اسیران ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا ہیں ان کا PCR (پولی کرومیٹک چین ری ایکشن) ٹیسٹ کروالیا گیا ہے جس کی رپورٹ کے مطابق ان کا علاج ہو رہا ہے۔ انٹر فران انجکشن اور دیگر ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ جو اسیران سکریننگ کی رپورٹ کے مطابق ایڈز کے مرض میں مبتلا پائے گئے ہیں ان کے CD-4 ٹیسٹ کروائے گئے ہیں اور 168 اسیران کے CD-4 ٹیسٹ کی رپورٹس مختلف جیلوں میں موصول ہو چکی ہیں ان رپورٹس کے مطابق 17 اسیران کا پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اور نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت علاج شروع ہو چکا ہے اور باقی اسیران کی کونسلنگ جاری ہے جس کے بعد چھ ماہ کے اندر ان کے دوبارہ CD-4 ٹیسٹ کروائے جائیں گے جس کی رپورٹس کے مطابق ان کا علاج کیا جائے گا۔ نیز موذی مرض ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقی اسیران سے الگ رکھا گیا ہے اور ان کو علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(د) پنجاب کی 32 جیلوں میں گورنمنٹ آف پنجاب کے تعاون سے موذی مرض ایڈز میں مبتلا اسیران کے علاج معالجہ کے لئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اور نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے ان اسیران کا علاج شروع ہو چکا ہے

اور اس سلسلے میں فنڈز کے حوالے سے کسی دشواری کا سامنا نہ ہے۔ جو کہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ حکومت پنجاب پوری تندہی سے اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے۔

لاہور۔کوٹ لکھپت جیل میں قیدی خواتین و بچوں کی تفصیلات

*8333: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں اس وقت کتنی خواتین اور بچے کس کس جرم کے تحت قید ہیں؟

(ب) کتنی خواتین ایسی ہیں جو کہ ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے قید ہیں یہ کس کس جرم کے تحت بند ہیں؟

(ج) ان قیدی خواتین اور بچوں کو کیا کیا سہولیات اور اشیاء فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان قیدی بچوں اور خواتین کے لئے اس جیل میں جو سہولیات اور اشیاء فراہم کی جارہی ہیں، وہ غیر معیاری اور مقدار میں کم ہوتی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کروانا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل لاہور (کوٹ لکھپت جیل) میں اس وقت 138 خواتین بند ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i)	حوالاتی خواتین	96
(ii)	قیدی خواتین	42
(iii)	سزائے موت خواتین	00
	کل خواتین	138

ان خواتین کے ساتھ کم سن بچوں کی تعداد 14 ہے نیز سنٹرل جیل، لاہور (کوٹ لکھپت) میں خواتین کے جرائم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	جرم	قیدی	حوالاتی
(i)	منشیات	15	27
(ii)	قتل	18	35
(iii)	حدود	01	02
(iv)	اغواء	03	01
(v)	ڈکیتی	03	05
(vi)	چوری	01	07
(vii)	نیب فراڈ	01	02

(viii) دیگر متفرق مقدمات میں 17 خواتین

(ب) اس وقت سنٹرل جیل، لاہور میں 96 حوالاتی خواتین ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے قید ہیں۔ان کے جرائم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	جرم	حوالاتی
(i)	منشیات	27
(ii)	قتل	35
(iii)	حدود	02
(iv)	اغواء	01
(v)	ڈکیتی	05
(vi)	چوری	07
(vii)	نیب فراڈ	02

(viii) دیگر متفرق مقدمات میں 17 خواتین

(ج) خواتین کو طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے خواتین وارڈ میں ایک ڈسپنسری قائم کی گئی ہے جو کہ بنیادی سہولیات سے مزین ہے اور ادویات سرکاری و غیر سرکاری (این جی اوز) دونوں ذرائع سے فراہم ہوتی ہیں۔سرکاری ہسپتال سے ہر پندرہ روز کے بعد سپیشلسٹ ڈاکٹر وزٹ کرتے ہیں۔جناح ہسپتال لاہور اور جنرل ہسپتال سے گائناکالوجسٹ بھی روزانہ وزٹ کرتی ہیں۔غرض یہ کہ علاج معالجہ سے متعلق ہر قسم کی سہولیات قیدی خواتین اور بچوں کو میسر ہیں۔تعلیم و تربیت کے لئے ایک سکول زنان خانہ میں قائم کیا گیا ہے جس میں ان بچوں کی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے جو کہ اپنی ماؤں کے ہمراہ جیل میں مقید ہیں اور یہ سکول مکمل طور پر فری تعلیم فراہم کرتا ہے۔

نادار اور مفلس قیدی خواتین کو مستقل بنیادوں پر Free Legal Aid کی فراہمی کے لئے اہتمام کیا جاتا ہے۔

قیدی خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے انہیں وقتاً فوقتاً مختلف مواقع پر کپڑے، جوتے، گرم سوئیٹر، کمبل وغیرہ اور موسم کی مناسبت سے مطلوبہ اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) یہ بالکل درست نہ ہے بلکہ درج بالا تمام سہولیات خواتین اسیران کو میسر ہیں اور خواتین اسیران کو ملنے والی اشیاء کا معیار بھی باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور وہ غیر معیاری نہ ہے۔

(ہ) حکومت ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ قیدی بچوں اور خواتین کو جیل میں تمام ممکنہ سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے تاہم اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اس کی فوری انکوائری کروائی جائے گی۔

لاہور کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی نگرانی کے لئے خواتین اے ایس جے، ڈی ایس جے اور ایس جے تعینات کرنے کی تفصیلات

*8334: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں خواتین قیدیوں کو کس کس جیل میں رکھا گیا ہے ان کی تعداد جیل وار بتائیں؟

(ب) ان خواتین قیدیوں کی نگرانی کے لئے کتنی خواتین ملازمین کس کس گریڈ اور عہدہ پر کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ خاتون قیدی کی نگرانی تو خواتین وارڈرز کرتی ہیں مگر ان خواتین وارڈرز کے انچارج A.S.J، D.S.J اور S.J مرد حضرات ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مرد انچارج قیدیوں خواتین اور خواتین وارڈرز کو مختلف طریقوں سے ہراساں کرکے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان کی جگہ خواتین A.S.J، D.S.J اور S.J تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) لاہور میں خواتین اسیران کو صرف سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں رکھا جاتا ہے سنٹرل جیل لاہور میں خواتین اسیران کی تعداد 124 ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں خواتین سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	17	1
2	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	16	3
3	لیڈی وارڈر	05	16

(ج) خواتین قیدیوں کی نگرانی خواتین عملہ ہی کرتا ہے اور اس میں مرد حضرات کا کوئی عمل دخل نہ ہے ان خواتین اسیران کی دیکھ بھال کے لئے ایک لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، تین لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور سولہ لیڈی وارڈرز تعینات ہیں۔

(د) یہ بالکل خلاف حقیقت بات ہے۔خواتین وارڈز میں مرد سٹاف کا داخلہ ممکن نہ ہے۔خواتین اسیران تک رسائی صرف خواتین سٹاف کو حاصل ہے اور خواتین وارڈ کو Double Lock System کے تحت فول پروف سکیورٹی مہیا کی جاتی ہے اور چادر اور چار دیواری کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل لاہور میں درج ذیل خواتین سٹاف پہلے سے ہی تعینات ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	مسماۃ ریحانہ یاسمین	لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل
2	مسماۃ حنا اکرم	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل
3	مسماۃ سمیرا جبین	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل
4	مسماۃ بشریٰ اصغر	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل

اس کے علاوہ 16 لیڈی وارڈرز تعینات ہیں نیز سنٹرل جیل لاہور میں خواتین اسیران کی تعداد 124 ہے جس کی دیکھ بھال کے لئے درج بالا سٹاف کافی ہے۔وہاں پر لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی تعیناتی کی ضرورت نہ ہے۔

البتہ یہ سہولت پہلے سے زنانہ جیل، ملتان میں موجود ہے۔زنانہ جیل ملتان میں سپرنٹنڈنٹ بھی خاتون ہے اور تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔

سنٹرل جیل لاہور اور ہائی سکیورٹی جیل لاہور کی تفصیلات

*8376: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل لاہور اور ہائی سکیورٹی جیل لاہور کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان جیلوں میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) ان جیلوں میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی ہیں؟

(د) ان جیلوں کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ہ) ان جیلوں میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ وار بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دونوں جیلیں بمقام کوٹ لکھپت لاہور میں واقع ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش 1330 ہے اور ہائی سکیورٹی جیل کی گنجائش 76 ہے اور دونوں جیلوں کی مشترکہ گنجائش 1406 ہے۔

(ج) مورخہ 01-06-2011 کو سنٹرل جیل لاہور اور ہائی سکیورٹی جیل میں 3832 قیدی / حوالاتی مقید ہیں جن میں سے 3792 سنٹرل جیل میں مقید ہیں جبکہ 40 اسیران ہائی سکیورٹی جیل میں مقید ہیں۔

(د) ان جیلوں کے اخراجات کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان جیلوں پر تعینات ملازمین کی عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات کے آفیسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8384: سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت محکمہ جیل خانہ جات میں کتنے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ / ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ / سپرنٹنڈنٹ / ڈی آئی جی / آئی جی پنجاب own pay scale پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ آفیسران کی پروموشن کے لئے آخری DPC کب ہوئی تھی اور آئندہ کب ہو گی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت محکمہ جیل خانہ جات میں میرٹ اور Seniority-Cum-Fitness کی بنیاد پر Own Pay Scale پر تعینات افسران کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) چیف وارڈر سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی آخری DPC مورخہ 13-08-2009 کو ہوئی۔

(ii) اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی آخری DPC ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مورخہ 09-10-2009 کو ہوئی۔

(iii) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل کی آخری DPC مورخہ 19-07-2006 کو ہوئی۔

(iv) سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل سے سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کے لئے آخری DPC مورخہ 16-08-2005 کو ہوئی۔

(v) سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل سے ڈی آئی جی کی آخری DPC مورخہ 16-04-2008 کو ہوئی۔

مزید برآں ستمبر 2009 میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل، سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈی آئی جی اور آئی جی کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئیں اور نئے سروس رولز 2010 بنے جن کے مطابق پروموشن کے لئے ٹریننگ لازمی ہے۔اس وقت موجودہ آئی جی میاں فاروق نذیر اور دو ڈی آئی جی صاحبان میاں سالک جلال اور ملک مبشر احمد خان پروموشن کورس کر چکے ہیں اور مرزا شاہد سلیم بیگ ڈی آئی جی پروموش کورس کر رہے ہیں جبکہ پانچ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل بھی پروموشن کورس کر چکے ہیں۔وارڈر سے ہیڈ وارڈر تین ماہ کا پروموشن کورس مورخہ 09-04-2012 سے شروع ہے جبکہ مورخہ 30-04-2012 سے ہیڈ وارڈر سے چیف وارڈر پروموشن کورس شروع ہوگا۔باقی رینکس کی ٹریننگ بھی ہنگامی بنیادوں پر شروع ہے جس کی گورنمنٹ آف پنجاب نے محکمہ جیل خانہ جات کے سروس رولز میں ترمیم بھی کر دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں ٹریننگ جلد از جلد مکمل ہو سکے گی اور تمام پوسٹیں ریگولر بنیادوں پر ہوں گی۔

صوبہ پنجاب میں جوڈیشل حوالاتوں کی تفصیلات

*8409: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر جوڈیشل حوالاتیں ہیں، ان حوالاتوں میں مردوں اور زنانہ کمروں کی علیٰحدہ علیٰحدہ تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ان جوڈیشل حوالاتوں میں toilets کا معقول انتظام ہے اور جن مقامات پر toilets نہیں، وہاں کب تک یہ مہیا کر دی جائیں گی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اگرچہ جوڈیشل حوالات محکمہ جیل خانہ جات، پنجاب کی تحویل میں نہ ہیں تاہم صوبہ پنجاب کے اضلاع اور تحصیل سطح پر موجود جوڈیشل حوالات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ضلع	نام جوڈیشل حوالات	مردانہ کمروں / بیرکس کی تعداد	زنانہ کمروں / بیرکس کی تعداد
1	حافظ آباد	پنڈی بھٹیاں	5 کمرے، 4 سیل	-

2	قصور	قصور	2 کمرے	-
		چونیاں	2 کمرے	-
3	نارووال	نارووال	2 کمرے	-
		شکر گڑھ	2 کمرے	-
4	بہاولپور	حاصل پور	1 کمرہ	-
		احمد پور شرقیہ	5 کمرے	-
5	مظفر گڑھ	کوٹ ادو	3 کمرے	-
		علی پور	3 کمرے	-
6	رحیم یار خان	لیاقت پور	2 بیرکس	-
		صادق آباد	6 بیرکس	-
7	راجن پور	جام پور	4 بیرکس	-
8	وہاڑی	میلسی	11 کمرے، 8 سیل	-
9	راولپنڈی	مری	1 کمرہ	-
		گوجر خان	4 کمرے، 4 سیل	-
10	اٹک	پنڈی گھیب	1 کمرہ	1 کمرہ
11	جہلم	پنڈدادن خان	3 کمرے	-
12	میانوالی	عیسیٰ خیل	5 کمرے، 7 بیرکس	-
13	جھنگ	شورکوٹ	4 کمرے 3 بیرکس	-
14	سرگودھا	سلانوالی	1 کمرہ	1 کمرہ
15	بہاولنگر	ہارون آباد	3 بیرکس	-
		فورٹ عباس	3 بیرکس	1 بیرک
		چشتیاں	3 بیرکس	1 بیرک
		منچن آباد	1 کمرہ	-
16	فیصل آباد	سمندری	3 کمرے	1 کمرہ
17	ملتان	شجاع آباد	2 بیرکس	-
18	خانیوال	خانیوال	8 بیرکس، 5 سیل	-
19	لیہ	لیہ	2 کمرے	-
20	گوجرانوالہ	وزیر آباد	1 کمرہ	1 کمرہ
21	پاکپتن	پاکپتن	1 کمرہ	1 کمرہ

(ب) جی ہاں! تمام جوڈیشل حوالات پر toilets کا معقول انتظام موجود ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا اور شاہ پور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8430: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا اور شاہ پور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، تفصیل جیل وار بتائیں؟

(ب) ان جیلوں میں کل کتنے قیدی / حوالاتی ہیں؟

(ج) ان جیلوں میں گنجائش سے کتنے قیدی / حوالاتی زیادہ بند ہیں؟

(د) کیا حکومت ان جیلوں میں مزید بیرکس اور سیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا کا رقبہ 33ایکڑ اور 04کنال جبکہ ڈسٹرکٹ جیل شاہپور کا رقبہ 59ایکڑ 5کنال اور 5مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں 1551 اور ڈسٹرکٹ جیل شاہپور میں 971قیدی / حوالاتی بند ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں 988 اور ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور میں 559 قیدی / حوالاتی گنجائش سے زائد بند ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں مزید تعمیرات کی کوئی گنجائش نہ ہے۔اس لئے حکومت کوئی بیرک یا سیل بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی جبکہ ڈسٹرکٹ جیل شاہپور میں حکومت پنجاب کے درج ذیل منصوبے زیر غور ہیں۔

1. Construction of 32 Nos. of Condemned Prisoners Cells
2. Construction of 04 Nos. Barracks for 60 Prisoners each.

ضلع سرگودھا کی جیلوں میں قید خواتین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8437: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کی جیلوں میں قید خواتین کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں ڈاکٹرز اور LHVs کی تعداد جیل وار فراہم کریں؟

(ج) حکومت ان قیدی خواتین کو کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع سرگودھا میں دو جیلیں ہیں جن میں قید خواتین اسیران کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا

خواتین اسیران کل تعداد	=	35
حوالاتی خواتین اسیران	=	33
قیدی خواتین اسیران	=	02

ڈسٹرکٹ جیل شاہپور

خواتین اسیران کل تعداد	=	13
حوالاتی خواتین اسیران	=	10
قیدی خواتین اسیران	=	02
قیدی سزائے موت خواتین اسیران	=	01

(ب)

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	میڈیکل آفیسر	01
2	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	01

ڈسٹرکٹ جیل شاہپور

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	میڈیکل آفیسر	01
2	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	جیل ہذا پر L.H.V کی پوسٹ نہ ہے۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شاہپور سے L.H.V آن کال وزٹ کرتی ہے۔

(ج) پاکستان پریزن رولز کے مطابق خواتین اسیران کو تمام بنیادی طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ نیز خواتین اسیران کو قاعدہ اور قوانین کے تحت خواتین وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ان کا بیمار ہونے کی صورت میں مناسب علاج معالجہ فوری طور پر کیا جاتا ہے۔ان کو چار پائیاں فراہم کی گئی ہیں۔ نیز ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ٹیچر بھی مقرر ہے جو ان کو تعلیم سے بہرہ ور کر رہی ہے۔شیر خوار بچوں والی ماؤں کو دودھ، چینی اور چاول کی اضافی خوراک بھی مہیا کی جاتی ہے۔ بچوں کو کھلونے بھی فراہم کئے گئے ہیں اوران کا ہر قسم کا خیال رکھا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں خواتین اور نو عمر بچوں کے لئے بنائی جانے والی جیل کی تفصیلات

*8465: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیل اصلاحات کے تحت راولپنڈی میں بھی ایک خواتین اور نو عمر بچوں کے لئے الگ جیل تعمیر کرنے کا اعلان ہو چکا ہے اور اس مقصد کے لئے جگہ کا انتخاب کیا جا چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضمن میں زمین کی قیمت کی ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن قبضہ ابھی تک حاصل نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دوران سال 03-2002 (مورخہ 24-03-2003) کو جناب چیف منسٹر پنجاب کی زیر صدارت برائے تعمیر وومن جیل (500 خواتین) اور بورسٹل جیل الگ بنائے جانے کا فیصلہ ہوا۔ جس کے لئے سنٹرل جیل راولپنڈی کے بالکل سامنے 87 ایکڑ 03 کنال اور 08 مرلہ رقبہ کا انتخاب کیا گیا۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی میں خواتین اور نو عمر بچوں کے لئے نئی جیل کی تعمیر کے لئے انتخاب کردہ رقبہ کی کل قیمت مبلغ -/8,08,98,900 سو روپے مورخہ 06-07-2006 ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کو مع جرمانہ ڈسٹرکٹ ریونیو راولپنڈی کے اکاؤنٹ بوساطت محکمہ بلڈنگ جمع کروائی گئی بعد ازاں بورڈ آف ریونیو پنجاب کی طرف سے منظوری بذریعہ چٹھی نمبری SIV-271/2010/256 مورخہ 10-03-2010 ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کو ہوئی اس کے بعد ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر راولپنڈی کی طرف سے گزٹیڈ نوٹیفکیشن انڈر سیکشن (9) ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جاری ہوا، لیکن ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو راولپنڈی نے بذریعہ چٹھی 2856 مورخہ 04-12-2010 ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تحریر کیا کہ متبادل جگہ تلاش کی جائے اس کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے مندرجہ ذیل آفیسران ضمیمہ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

1- ہوم سیکرٹری، پنجاب
2- محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، پنجاب
3- ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، راولپنڈی

تاکہ مذکورہ بالا سکیم کا نئے سرے سے جائزہ لیا جائے۔

مزید برآں گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ڈی آئی جی جیل خانہ جات راولپنڈی ضمیمہ (ص) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کی سربراہی میں مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جس میں ایگزیکٹو انجینئر، راولپنڈی اور نائب تحصیلدار ضمیمہ (ط) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے شامل تھے۔ اب جگہ کے انتخاب کے لئے معاملہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ساتھ زیر غور ہے جو جلد حل کر لیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں خواتین و بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8590: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کی جیل میں خواتین قیدیوں اور بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حکومت ان کی تربیت و دیگر کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جیل میں صاف پانی و سوئی گیس کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں کل 07 خواتین اسیران مقید ہیں ان میں ایک خاتون اسیر کے ساتھ ایک نوعمر بچہ بھی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں مقید خواتین اسیران کو نہ صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ خواتین کو کشیدہ کاری، سلائی، کڑھائی اور ایمبرائڈری کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ نیز حکومت کی طرف سے شیر خوار بچوں کے لئے مخصوص غذا فراہم کی جاتی ہے۔ جس میں ہر بچے کو دودھ 467 گرام، چینی 29 گرام اور چاول 117 گرام شامل ہیں جبکہ حاملہ خواتین کے لئے عمومی خوراک کے ساتھ اضافی خوراک دودھ 700 گرام اور چینی 29 گرام دی جاتی ہے۔ مزید برآں مختلف NGO اور مخیر حضرات کے تعاون سے خواتین وارڈ میں الیکٹرک واٹر کولر، گیزر، ٹی وی، چارپائیاں، بچوں کے لئے کھلونے، جھولے اور کتابیں فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں صاف پینے کے پانی اور سوئی گیس کی سہولت نہ ہے تاہم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن وہاڑی کے تعاون سے جیل ہذا میں مقید اسیران کے لئے صاف پانی کی فراہمی کے لئے دن میں دو مرتبہ پانی کی گاڑی جیل میں بلوائی جاتی ہے تاکہ اسیران کو ہمہ وقت

پینے کا صاف پانی میسر آ سکے۔مزید برآں مندرجہ بالا سہولیات کے لئے حکومت پنجاب اس سال block allocation میں سے فنڈز مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

فیصل آباد۔جیلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8636: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنی جیلیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر جیل میں کتنے حوالاتی اور قیدی رکھنے کی گنجائش ہے، تفصیل جیل وار بتائیں؟

(ج) ہر جیل میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں گنجائش سے کتنے قیدی / حوالاتی زیادہ ہیں؟

(د) حکومت ان جیلوں میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں پر سالانہ کتنی رقم خرچ کر رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

1- سنٹرل جیل فیصل آباد جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں واقع ہے۔

2- بورسٹل جیل، فیصل آباد جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں واقع ہے۔

3- ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد مین روڈ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے قریب ہے۔

(ب)

1- سنٹرل جیل، فیصل آباد میں 1126 نفر اسیران کی گنجائش ہے۔

2- بورسٹل جیل، فیصل آباد میں 224 حوالاتی / قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔

3- ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد میں 730 نفر اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج)

1- سنٹرل جیل، فیصل آباد میں مورخہ 01-06-2011 کو 2813 قیدی / حوالاتی بند ہیں۔ 1623 قیدی / حوالاتی گنجائش سے زیادہ ہیں۔

2- بورسٹل جیل، فیصل آباد میں مورخہ 01-06-2011 کو 137 حوالاتی / قیدی بند ہیں۔مزید 87 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

3- ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد میں مورخہ 01-06-2011 کو 2173 نفر اسیران مقید ہیں جو کہ مطلوبہ تعداد سے 1320 نفر زیادہ ہیں۔

(د)

1- سنٹرل جیل، فیصل آباد میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں کی خوراک پر سالانہ خرچہ -/7,67,84,491 روپے ہے۔

2- بورسٹل جیل، فیصل آباد میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں کی خوراک پر سالانہ خرچہ -/69,29,816 روپے ہے۔

3- ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں کی خوراک پر سالانہ خرچہ -/4,71,97,802 روپے ہے۔

دفتر آئی جی جیل خانہ جات میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*8784: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئی جی جیل خانہ جات پنجاب نے تمام جیلوں کو ہدایت جاری کی ہے کہ 54 تا 58 روپے فی لٹر کے حساب سے دودھ خریدیں جبکہ آئی جی صاحب نے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے لئے دودھ 66 روپے فی لٹر کے حساب سے بذریعہ چٹھی نمبری 5706 مورخہ 27-12-2010 ریٹ منظور کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دفتر آئی جی جیل خانہ جات کو حلیب دودھ والوں نے پورے پنجاب کے لئے 54 روپے دودھ فی لٹر سپلائی کرنے کے لئے پیشکش کی تھی مگر اس پیشکش کو ٹھکرا دیا گیا جبکہ اب 58 تا 66 روپے کے حساب سے خریدا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2010-11 کے لئے ایک فرم نے پورے پنجاب کی جیلوں کے لئے 71 روپے 90 پیسے فی کلو کے حساب سے چینی سپلائی کرنے کی پیشکش کی تھی مگر اس پیشکش کو بھی ٹھکرا دیا گیا اور 83 تا 96 روپے فی کلو کے حساب سے چینی خریدی جارہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت افسران جو اس مبینہ کرپشن میں ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست ہے کہ تمام جیلوں کو ہدایت جاری کی گئی کہ وہ دودھ 55.90 روپے سے زائد وانیا برانڈ ملک اور 58.35 روپے سے زائد ڈیری کوئن ملک خرید نہ کریں۔کیونکہ جیلوں کی طرف سے زیادہ نرخ پر خریداری کرنے کے لئے کیسز دفتر ہذا میں موصول ہو رہے تھے۔

دودھ کا ریٹ طے شدہ طریق کار اختیار کرنے کے بعد 66روپے فی لٹر بذریعہ چٹھی نمبری 57061 مورخہ 27-12-2010 منظور کیا گیا تھا لیکن بعد میں ڈیری کوئین دودھ کا نرخ حلیب کمپنی سے معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ دودھ کا نرخ ٹھیکیدار نے زیادہ quote کیا تھا لہذا ریٹ مبلغ 66روپے فی لٹر مسترد کرکے 58.35روپے فی لٹر منظور کیا گیا کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور زائد رقم مبلغ -/62,118روپے متعلقہ ٹھیکیدار سے وصول کرکے مورخہ 02-03-2011 کو سرکاری خزانہ میں جمع کرا دیئے گئے۔ کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حلیب دودھ والوں نے پورے پنجاب کے لئے 54 روپے فی لٹر دودھ سپلائی کرنے کے لئے کوئی پیشکش کی تھی۔

یہ درست نہ ہے کہ دودھ 58روپے تا 66روپے خرید کیا جا رہا ہے ٹینڈر ریٹ بابت سپلائی ڈیری کوئین دودھ بحساب مبلغ 58.35روپے فی لٹر اور وانیا ملک بحساب 55.90روپے فی لٹر وصول ہوا تھا جس کو پرچیز کمیٹی نے Pure food rule کی شرائط پر پورا نہ اترنے پر تکنیکی بنیاد پر مسترد کر دیا تھا اور اس دوران تمام جیلوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ 55.90 روپے اور 58.35روپے فی لٹر سے زائد پر لوکل خریداری نہ کریں اور دوبارہ ٹینڈر شائع کر دیا گیا جس میں حلیب دودھ کا ریٹ 64.70روپے فی لٹر وصول ہوا جس کو مسترد کر دیا گیا لہذا لوکل خریداری کی منظوری بحساب 55.90روپے فی لٹر اور 58.35 روپے فی لٹر دی جا رہی ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ چینی مالی سال 2010-11 کے لئے ایک فرم نے پورے پنجاب کی جیلوں کے لئے 71.90 روپے فی کلو کے حساب سے سپلائی کرنے کی پیشکش کی تھی مگر اس پیشکش کو بھی ٹھکرا دیا گیا تھا۔ اس فرم نے صرف لاہور ریجن کی جیلوں کے لئے 71.90 روپے فی کلو کے حساب سے پیشکش کی تھی جسے منظور کر لیا گیا تھا۔

جہاں تک چینی 83روپے تا 96روپے فی کلو خرید کرنے کا تعلق ہے تو یہ صرف ان دنوں میں خرید کی گئی جب پورے ملک میں چینی کا بحران تھا اور چینی 100 سے 120 روپے فی کلو بازار میں فروخت ہو رہی تھی۔ تاہم اس وقت چینی کا ٹھیکہ مبلغ 71.90 روپے فی کلو منظور کیا گیا

تھا کاپی ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس کے مطابق تمام جیلوں کو چینی مہیا کی جا رہی ہے۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے اس لئے کوئی بھی افسر مبینہ کرپشن میں شامل نہ ہے۔ اس لئے حکومت کسی بھی افسر کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

ڈسٹرکٹ جیل قصور کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*8907: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور کو 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم سال وار کس کس مد میں موصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم قیدیوں کی خوراک و دیگر مدوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم جیل کی مرمت و دیکھ بھال پر خرچ ہوئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ جیل میں قیدیوں کو ناقص غذا کی فراہمی اور منشیات کا دھندہ عروج پر ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

سال 2009-10	9,13,20,820/- روپے	مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 2010-11	10,43,15,712/- روپے	مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

سال 2009-10 خوراک کی مد میں خرچہ	3,51,08,490/- روپے	دیگر مدوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ماہ اپریل 2011 تک خوراک کی مد میں اخراجات	2,75,79,328/- روپے	دیگر مدوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سال 2009-10	1,00,000/- روپے	خرچ ہوئے۔
سال 2010-11	1,00,000/- روپے	ابھی تک خرچ نہ ہوئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ جیل ہذا میں کسی قسم کی منشیات کا مکروہ دھندہ ہوتا ہے اگر کوئی نشہ آور مواد چوری چھپے جیل میں لے آئے تو اس کے خلاف جیل قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اسیران کو دی جانے والی ناقص غذا کی فراہمی کے بارے میں جو کہا گیا ہے وہ درست نہ ہے۔اسیران کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے جاری کردہ menu کے مطابق خوراک

دی جاتی ہے۔جیل میں مقید اسیران میں سے چار اسیران پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو اپنی نگرانی میں غلہ گودام سے سکیل کے مطابق راشن وصول کر کے جیل کچن میں اپنی نگرانی ہی میں تیار کروا کر تقسیم کرواتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل قصور کی عمارت میں توسیع کی تفصیلات

*8908: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں گنجائش سے زائد کتنے قیدی / حوالاتی مقید ہیں؟

(ب) یہ جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور عمارت کتنے رقبہ پر ہے؟

(ج) حکومت اس جیل کو قیدیوں کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل، قصور میں 596 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت 400 قیدی اور 1269 حوالاتی مقید ہیں۔اس طرح 1073 اسیران گنجائش سے زیادہ مقید ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور کا کل رقبہ 32 ایکڑ 01 کنال اور 10 مرلہ پر مشتمل ہے اور جیل کی عمارت 13 ایکڑ 05 کنال اور 05 مرلہ پر مشتمل ہے۔

(ج) حکومت پنجاب اس وقت اس جیل کو توسیع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی البتہ 14 عدد نئی جیلیں زیر تعمیر ہیں جس سے overcrowding کا مسئلہ کسی حد تک کم ہو جائے گا۔

سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*9216: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کو سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران سالانہ کتنی رقم فراہم کی گئی نیز ان سالوں کے دوران کتنی رقم حوالاتیوں اور قیدیوں پر خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ جیل میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں پر روزانہ کتنی رقم کھانے پینے کی مد میں خرچ کی جاتی ہے نیز ان کو کھانے پینے کے لئے روزانہ کیا خوراک فراہم کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

بجٹ سال 2009-10	خرچہ اسیران برائے سال 2009-10	بجٹ سال 2010-11	خرچہ اسیران برائے سال 2010-11
230.335 (M)	126.679 (M)	305.821 (M)	148.331 (M)
	خرچہ زیر مد گیس، بجلی، ہاٹ اینڈ کولڈ، خوراک، ادویات، کپڑے، متفرق اشیاء		خرچہ زیر مد گیس، بجلی، ہاٹ اینڈ کولڈ، خوراک، ادویات، کپڑے، متفرق اشیاء

(ب) جیل ہذا میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں پر روزانہ تقریباً مبلغ -/2,46,000 روپے کھانے کی مد میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ قیدیوں اور حوالاتیوں کی روزانہ خوراک کی تفصیل درج ذیل ہے:-

هفتہ وار مینیو برائے اسیران سنٹرل جیل لاہور

یکم اگست 2008 سے جاری شدہ

بروز	صبح	دوپہر	شام
پیر	چائے پراٹھا	سبزی روٹی، زردہ چاول	گوشت بڑا، روٹی
منگل	چائے پراٹھا	آلو، گوشت مرغی، روٹی	دال چنا، چاول
بدھ	چائے پراٹھا	دال ماش، روٹی	گوشت مرغی، روٹی، زردہ چاول
جمعرات	چائے پراٹھا	گوشت مرغی، روٹی	سبزی، روٹی
جمعہ	چائے پراٹھا	گوشت بڑا، روٹی	سفید چنے، روٹی
ہفتہ	چائے پراٹھا	لوبیہ، روٹی	گوشت مرغی، روٹی، زردہ چاول
اتوار	چائے پراٹھا	دال مونگ، دال مسور، روٹی (مکس)	سبزی، روٹی

نوٹ:

یکم مئی سے 30 ستمبر تک بعد دوپہر شربت روزانہ

یکم اکتوبر سے 30 اپریل تک بعد دوپہر چائے

سنٹرل جیل کوٹ لکھپت کا قیام و دیگر تفصیلات

*9233: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کب قائم ہوئی نیز اسکا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) مذکورہ جیل میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) مذکورہ جیل میں کتنی بیرکس موجود ہیں نیز مزید کتنی بیرکس و عمارات بنانا مقصود ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل، لاہور کوٹ لکھپت 1965 میں قائم ہوئی اور اس کا کل رقبہ 62 ایکڑ 06 کنال پر مشتمل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل، لاہور کوٹ لکھپت میں 1406 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل، لاہور کوٹ لکھپت میں 11 بیرکس اور 09 عدد بلاکس موجود ہیں اور 52 عدد فیملی رومز سنٹرل جیل لاہور پر زیر تعمیر ہیں۔ جن کی منظوری 16-02-2009 کو ہوئی اور کل تخمینہ 90.839 ملین تھا۔ جس پر کل خرچہ بابت مئی 2011 تک 64.610 ملین ہو چکا ہے اور 71 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور ان کے علاوہ 48 عدد ڈیتھ سیل سنٹرل جیل لاہور پر زیر تعمیر ہیں۔ جن کی منظوری 26-05-2009 کو ہوئی تھی اور کل تخمینہ 52.042 ملین تھا جس پر کل خرچہ بابت ماہ مئی 2011 تک 15.000 ملین ہو چکا ہے اور 29 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔

فیملی رومز پراجیکٹ کی تعمیر کا معاملہ

*9263: جناب محمد اشرف خان سوہنا: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود محکمہ جیل خانہ جات کے افسران کی غفلت ولاپروائی کے باعث کروڑوں روپے کی لاگت سے شروع فیملی رومز کا پراجیکٹ مکمل نہیں ہو سکا جبکہ 30۔ جون 2009 اس کی حتمی تاریخ تھی؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سپریم کوٹ کے حکم مطابق جیلوں میں فیملی رومز کی تعمیر جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جیل خانہ جات کے آفیسران کی غفلت ولاپروائی کے باعث فیملی رومز کا پراجیکٹ مکمل نہیں ہو سکا بلکہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ پراجیکٹ نامکمل ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ فیملی رومز کی latest position یہ ہے:

1. سنٹرل جیل لاہور: سنٹرل جیل لاہور پر فیملی رومز زیر تعمیر ہیں جس کی کل لاگت 90.839 ملین ہے جس پر 69.991 ملین خرچہ ہو چکا ہے اور 77 فیصد کام مکمل ہے۔
2. سنٹرل جیل ملتان: سنٹرل جیل ملتان فیملی رومز زیر تعمیر ہیں جس کی کل لاگت 97.598 ملین ہے جس پر 91.906 ملین خرچہ ہو چکا ہے اور 96 فیصد کام مکمل ہے۔
3. سنٹرل جیل فیصل آباد: سنٹرل جیل فیصل آباد پر فیملی رومز زیر تعمیر ہیں جس کی کل لاگت 106.539 ملین ہے جس پر 97.443 ملین خرچ ہو چکا ہے اور 91 فیصد کام مکمل ہے۔
4. سنٹرل جیل، راولپنڈی: سنٹرل جیل راولپنڈی پر فیملی رومز تعمیر ہونے تھے جس کی کل لاگت 114.525 ملین تھی جس کی منظوری گورنمنٹ پنجاب نے دی تھی مگر جگہ موجود نہ تھی لہذا ان کوارٹروں کی تعمیر کے لئے فیصلہ ہوا کہ پہلے جو رقبہ 87 ایکڑ 03 کنال اور 08 مرلہ برائے تعمیر زنانہ جیل و نو عمر وارڈ خرید کیا جارہا ہے اس رقبہ میں یہ کوارٹر تعمیر ہوں گے۔ جس کی کل قیمت مع جرانہ مبلغ -/8,08,97,900 روپے برائے مالی سال 06-2005 اور 09-2008 محکمہ ریونیو راولپنڈی بذریعہ بلڈنگ محکمہ جمع ہو چکے ہیں اور تمام تر کارروائی مکمل ہونے کے بعد اچانک ریونیو آفیسر راولپنڈی نے جگہ تبدیل کرنے اور کہیں اور جگہ خریدنے کی چٹھی لکھ دی۔ جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی ہوم سیکرٹری پنجاب، P&D محکمہ اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر راولپنڈی کی تشکیل دی تاکہ مذکورہ سکیم کا نئے سرے سے جائزہ لیا جائے۔

ایک ذیلی کمیٹی کا اجلاس مورخہ 11-04-2011 کو منعقد ہوا جس میں ہر معاملہ پر بحث کی گئی۔ کمیٹی نے فیملی رومز کی تعمیر کے لئے زمین کا ایک ٹکڑا منتخب کرنے کے لئے سنٹرل جیل راولپنڈی کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ اگرچہ ہائی سکیورٹی جیل کے قریب زمین کا ایک ٹکڑا موجود ہے مگر یہ دیکھا گیا کہ زمین کا یہ ٹکڑا فیملی رومز کے لئے تمام ضروریات پوری نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ یہ ہائی سکیورٹی جیل کے لئے خطرے کا سبب بھی ہے۔ کمیٹی نے مجوزہ جگہ کا بھی معائنہ کیا جو کہ 87 ایکڑ 07 کنال اور 08 مرلوں پر مشتمل ہے اور جس کی قیمت 80.8 ملین روپے پہلے ہی قومی خزانے میں جمع کروائی جا چکی ہے تاہم وقت کے ساتھ زمین کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیٹی نے متفقہ طور پر سفارش کی ہے کہ پہلے سے جمع کروائی گئی رقم کے بدلے جتنی بھی زمین مارکیٹ ریٹ کے مطابق میسر آ سکتی ہے اس کو حاصل کیا جائے اور اس پر خواتین اور بچوں کی جیل کے علاوہ فیملی رومز کی تعمیر مکمل کی جا

سکے۔ جونہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے زمین جس کی قیمت پہلے ہی جمع ہو چکی ہے محکمہ جیل خانہ جات کے حوالے کی فیملی رومز کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

راولپنڈی، خواتین کے لئے جیل بنانے کا مسئلہ

*9299: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پنجاب راولپنڈی میں زنانہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

جی ہاں! حکومت پنجاب راولپنڈی میں زنانہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مورخہ 24-03-2003 کو چیف منسٹر پنجاب کی زیر صدارت برائے تعمیر جیل جو کہ 500 خواتین اور نوعمر اسیران کے لئے الگ جیل بنائے جانے کا فیصلہ ہوا ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے لئے موجودہ سنٹرل جیل راولپنڈی کے بالکل سامنے 87 ایکڑ 03 کنال اور 08 مرلہ رقبہ کا انتخاب کیا گیا۔ جس کی کل قیمت مبلغ -/8,08,98,900 مورخہ 06-07-2006 ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کو مع جبرانہ ڈسٹرکٹ ریونیو راولپنڈی کے اکاؤنٹ بوساطت محکمہ بلڈنگ جمع کروائی گئی بعد ازاں بورڈ آف ریونیو پنجاب کی طرف سے منظوری بذریعہ چٹھی نمبری SIV-271/2010/256 مورخہ 10-03-2010 ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کو ہوئی اس کے بعد ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر راولپنڈی کی طرف سے گزٹیڈ نوٹیفکیشن انڈر سیکشن (9) ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جاری ہوا، لیکن ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو راولپنڈی نے بذریعہ چٹھی 2856 مورخہ 04-12-2010 ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تحریر کیا کہ متبادل جگہ تلاش کی جائے اس کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے مندرجہ ذیل آفیسران ضمیمہ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

1- ہوم سیکرٹری، پنجاب
2- محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، پنجاب
3- ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، راولپنڈی

تاکہ مذکورہ بالا سکیم کا نئے سرے سے جائزہ لیا جائے۔

مزید برآں گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ڈی آئی جی جیل خانہ جات راولپنڈی ضمیمہ (ص) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کی سربراہی میں مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔ جس میں ایگزیکٹو انجینئر، راولپنڈی اور نائب تحصیلدار ضمیمہ (ط) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے شامل تھے۔ اب جگہ کے انتخاب کے لئے معاملہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ساتھ زیر غور ہے جو جلد حل کر لیا جائے گا۔

اڈیالہ جیل راولپنڈی میں خواتین قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9302: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں اس وقت کتنی خواتین قیدی موجود ہیں اور جیل حکام نے ان کو کیا سہولیات فراہم کی ہوئی ہیں؟

(ب) اڈیالہ جیل میں خواتین کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں خواتین قیدیوں کی تعداد 150 ہے جن میں سے قیدی خواتین کی تعداد 45 ہے اور 105 حوالاتی خواتین ہیں۔ جیل میں بند خواتین کو چارپائیاں اور میٹرس دیئے گئے ہیں۔ ٹھنڈے پانی کے واٹر کولر اور ایئر کولر مہیا کئے گئے ہیں۔ جیل ہذا پر ایک لیڈی ہیلتھ ورکر تعینات ہے جو کہ خواتین کو روزانہ چیک کرتی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی سے ایک لیڈی ڈاکٹر روزانہ خواتین وارڈ میں تشریف لاتی ہے اور خواتین کا معائنہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کو سلائی کڑھائی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔

(ب) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں بند خواتین اسیران کے ساتھ بچوں کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کی گئی ہیں:-

1. نرسری کی تعلیم آڈیو وڈیو کی سہولت کے ساتھ
2. پانچ سے چھ سال کی عمر کے بچوں کے لئے جیل سٹاف کالونی میں واقع پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی سہولت
3. بچوں کو کتابیں، کاپیاں اور یونیفارم کی مفت سہولت
4. بچوں کے لئے کھیل کا میدان اور جھولے وغیرہ

5. چائلڈ سپیشلسٹ کا باقاعدگی سے معائنہ کرنا
6. موسم کے مطابق کپڑے، جوتے اور کھلونوں کی فراہمی
7. دودھ، چاول اور فروٹ بھی دیا جاتا ہے

صوبہ کی جیلوں کی تزئین و آرائش کے لئے جاری کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*9662: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماضی میں تعمیر کی جانے والی جیلوں میں 5 گنا زیادہ قیدیوں کو بند کیا قید رکھا گیا ہے پھانسی کے 12x10 کے کمرے میں صرف ایک قیدی ہوتا تھا مگر اب ایک 12x10 کے کمرے میں 5 سے 9 افراد قید ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایک کمرے میں ایک قیدی رکھنے کے فارمولے پر عملدرآمد کے لئے تیار ہے اور جیلوں میں عمارات کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ جیلوں میں گنجائش سے زائد اسیران موجود ہیں۔اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 21880 گنجائش کے مقابلے میں 51489 اسیران مقید ہیں جس کی وجہ سے ایک سیل میں ایک قیدی بند کرنے کی بجائے ایک سے زیادہ قیدی بند ہیں جو کہ 2.76 فیصد گنا زیادہ ہے۔

(ب) موجودہ حالات میں ایک کمرے میں ایک قیدی کا فارمولا قابل عمل نہ ہے البتہ اس ضمن میں پنجاب میں پچھلے پانچ سال میں جتنی نئی بیرکیں + سیلز کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام جیل	اقدامات
1	سنٹرل جیل لاہور	تعمیر 80 نمبر زڈیتھ سیل
2	ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
3	سنٹرل جیل، راولپنڈی	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
4	ڈسٹرکٹ جیل، جہلم	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
5	سنٹرل جیل گوجرانوالہ	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
6	سنٹرل جیل، ساہیوال	تعمیر 64 نمبر زڈیتھ سیل
7	ڈسٹرکٹ جیل، رحیم یار خان	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
8	ڈسٹرکٹ جیل قصور	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل
9	ڈسٹرکٹ جیل، منڈی بہاؤالدین	تعمیر 32 نمبر زڈیتھ سیل

10	ڈسٹرکٹ جیل، سرگودھا	تعمیر32نمبر ڈیتھ سیل
11	سنٹرل جیل، فیصل آباد	تعمیر32نمبر ڈیتھ سیل
12	ڈسٹرکٹ جیل، مظفر گڑھ	تعمیر32نمبر ڈیتھ سیل
13	سنٹرل جیل، لاہور	تعمیر2نمبر بارکیں
14	ڈسٹرکٹ جیل، جہلم	تعمیر2نمبر بارکیں
15	سنٹرل جیل، گوجرانوالہ	تعمیر2نمبر بارکیں
16	ڈسٹرکٹ جیل، قصور	تعمیر2نمبر بارکیں
17	ڈسٹرکٹ جیل، شیخوپورہ	تعمیر2نمبر بارکیں
18	ڈسٹرکٹ جیل، شاہ پور	تعمیر2نمبر بارکیں
19	ڈسٹرکٹ جیل، اٹک	تعمیر2نمبر بارکیں
20	ڈسٹرکٹ جیل، سرگودھا	تعمیر2نمبر بارکیں
21	سنٹرل جیل، فیصل آباد	تعمیر2نمبر بارکیں
22	ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد	تعمیر2نمبر بارکیں
23	ڈسٹرکٹ جیل، مظفر گڑھ	تعمیر2نمبر بارکیں

اس وقت صوبہ پنجاب میں13 عدد نئی جیلیں زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ
2- ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن
3- ڈسٹرکٹ جیل لیہ
4- ڈسٹرکٹ جیل نارووال
5- ڈسٹرکٹ جیل بھکر
6- ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
7- ڈسٹرکٹ جیل لودھراں
8- ڈسٹرکٹ جیل خانیوال
9- ڈسٹرکٹ جیل راجن پور
10- سب جیل شجاع آباد
11- ہائی سکیورٹی بارک / پریژن راولپنڈی
12- ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال
13- ہائی سکیورٹی پریژن میانوالی

ان جیلوں کی تعمیر سے گنجائش بھی بڑھ جائے گی اور اسیران کو ریلیف بھی ملے گا۔

ضلع ننکانہ صاحب، جیل کے قیام کی تفصیلات

*9708:جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں قیدیوں کے لئے کوئی جیل قائم نہیں کی گئی اور قیدیوں کو طویل مسافت طے کرنے کے بعد شیخوپورہ جیل لانااور لے جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے پاس جیل بنانے کے لئے ننکانہ شاہ کوٹ روڈ ربوالہ کے مقام پر سرکاری بنجر زمین موجود ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں جیل قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی جیل نہ ہے اور قیدیوں اور لواحقین کو45/40کلو میٹر طویل سفر طے کرنے کے بعد شیخوپورہ جیل جانا پڑتا ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں جیل کے قیام کا منصوبہ زیر غور ہے لیکن ابھی تک زمین کی دستیابی کے لئے متروکہ وقف املاک سے خط و کتابت جاری ہے۔

(ج) زمین مل جانے کے بعد باقی منصوبہ بندی کی جائے گی۔

ڈسٹرکٹ جیل و بورسٹل جیل فیصل آباد کے افسران واہلکاران کے خلاف انکوائریوں کی تفصیلات

*9764:چودھری ظہیر الدین خان: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ جیل و بورسٹل جیل فیصل آباد کے کتنے افسران اور اہلکاران کے خلاف اس وقت محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان انکوائریوں میں سے ایسی کتنی ہیں جو کہ عرصہ تین ماہ سے زیادہ سے التواء میں ہیں؟

(ج) ایسے افسران اور اہلکاران کی تعداد کتنی ہے جن کے خلاف انکوائریاں بھی چل رہی ہیں اور وہ باقاعدہ ڈیوٹی پر بھی ہیں اوران کو معطل بھی نہیں کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

بورسٹل جیل فیصل آباد (الف)بورسٹل جیل فیصل آباد پر میاں فہیم الدین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت ایک انکوائری ہوم ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 05-03-2011 سے زیرالتوا ہے۔	ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں درج ذیل 03 محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں۔ 1-مورخہ 13-10-2009 کو حوالاتی یاسر خان ولد ولی نواز فرار ہوا۔ جس پر درج ذیل افسران و اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی کی انکوائری ہوم ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 07-09-2011 سے زیرالتواء ہے۔ (الف)رضااللہ خان، سپرنٹنڈنٹ جیل (ب)ریاض احمد خان، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (پ)زاہد محمود، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (ت)ڈاکٹر عبدالغفار شاہد، میڈیکل آفیسر (ٹ)طارق عزیز، ڈسپنسر راجہ خرم شہزاد، ڈپٹی سیکرٹری (IS) گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔انکوائری زیرالتواء ہے۔ 2-حوالاتی ندیم اختر ولد جیت مسیح ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کی غلط رہائی ہوئی جس پر درج ذیل آفیسران واہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی / انکوائری ہوم ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 15-07-11 سے زیرالتواء ہے۔ (الف)ملک عطااللہ اعوان، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (ب)عرفان سلمان، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (پ)یوسف علی، ہیڈوارڈر (ت)سلطان خان، ہیڈوارڈر راجہ خرم شہزاد ڈپٹی سیکرٹری(IS) گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔انکوائری زیرالتواء ہے۔ 3-ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد پر ایک وارڈر حسنین رضا کے خلاف محکمانہ انکوائری ریجنل آفس فیصل آباد میں مورخہ 27-04-11 سے زیرالتواء ہے۔
(ب)صرف ایک ہی انکوائری زیرالتوا ہے	(ب)درج بالا انکوائری کو تین ماہ سے زائد عرصہ گزار چکا ہے افسران اور اہلکاران کے خلاف انکوائریاں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور ایک انکوائری وارڈر حسنین رضا کی فیصل آباد ریجن میں زیرالتواء ہے۔
(ج)صرف ایک آفیسر میاں فہیم الدین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے خلاف انکوائری ہوم ڈیپارٹمنٹ میں چل رہی ہے اور اس کو معطل نہ کیا گیا ہے۔	(ج)ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد پر صرف ایک وارڈر حسنین رضا کے خلاف انکوائری چل رہی ہے جس کو باقاعدہ طور جناب ڈی آئی جی فیصل آباد ریجن، فیصل آباد نے مورخہ 27-04-2011 کو معطل کیا تھا اور مورخہ 12-09-2011 کو بحال ہوگیا تھا۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ دیبامرزا صاحبہ مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) متروکہ وقف املاک (انتظام وفروخت) مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ دیبامرزا: جناب سپیکر!

"The Punjab Evacuee Trust Properties Management and Disposal (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 20 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ محترمہ کرن ڈار!

مسودہ قانون (ترمیم) ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ کرن ڈار: جناب سپیکر! میں

"Housing and Town Planning Agency (Amendment) Bill 2012 (Bill No 21 of 2012) and the issue raised by Mr. Naveed Anjum PP-147 during the sitting of the Assembly dated 6th June 2012.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ محمد یاسین سوہل صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد یاسین سوہل: جناب سپیکر! میں بطور ممبر کمیٹی

The University of Veterinary and Animal Sciences Lahore Amendment Bill 2012 (Bill No. 15 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1333 خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔۔۔ خواجہ صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1335 چودھری علی اصغر منڈا صاحب کی طرف سے ہے۔

لاہور پراپرٹی تنازعہ پر فائرنگ سے شہری کی ہلاکت کی تفصیلات

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 27۔جون 2012 کو H 117 بلاک ماڈل ٹاؤن کی رہائشی خاتون ثمینہ الماس عدالتی حکم کے تحت اپنی پراپرٹی پر ہونے والے قبضہ کو vacate کرانے کے لئے اپنے خاوند محمد فاروق احمد اور منظور حسین بیلف سیشن کورٹ کے ہمراہ پراپرٹی واقعہ خیابان چوک رائے ونڈ روڈ لاہور پہنچی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراپرٹی مذکور پر قابض ملزم محمود رفیق نے ریوالور تیس بور سے فائرنگ کر کے پراپرٹی کے مالک محمد فاروق احمد کو قتل کر دیا جسے وقوعہ سے فرار ہوتے ہوئے موقع پر موجود لوگوں نے پکڑ کر حوالہ پولیس کیا اور ملزم کے خلاف مقدمہ نمبری 2012/666 بجرم 302ت پ تھانہ نواب ٹاؤن لاہور درج رجسٹرڈ ہوا مگر ملزم کی گرفتاری 3۔ جولائی 2012 کو چھ روز بعد باضابطہ عمل میں لائی گئی۔

(ج) متذکرہ واقعہ کے درج مقدمہ میں اب تک ہونے والی پیشرفت کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وقوعہ کی حد تک توجہ دلاؤ نوٹس میں جو کہا گیا ہے یہ درست ہے لیکن اس میں ملزم کی گرفتاری سے متعلق جو discrepancy ہے اس پر آج ہی CCPO لاہور سے کہا گیا ہے کہ وہ خود اس معاملے کو enquire کریں لہٰذا اس کی رپورٹ آنے تک اسے pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: کب تک رپورٹ آجائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگلے ہفتے تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب! نہیں ہیں تو ان کے توجہ دلاؤ نوٹس کا کیا کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے dispose of کر دیں چونکہ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ take up ہی نہیں ہوا۔ اگر take up ہو جاتا تو پھر pending ہو سکتا تھا۔ چونکہ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے آپ اسے dispose of فرمادیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ رانا صاحب! لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 16/12 ہے یہ انگلش میں لکھی ہوئی ہے اسے pending کیا گیا تھا، کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

سوزوکی کارپوریشن کے اہلکاروں کی معزز ممبر اسمبلی سے غلط بیانی اور گمراہ کن اطلاعات

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ issue وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اس لئے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو لکھا گیا ہے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا لہذا آپ mover سے پوچھ لیں اگر وہ اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کرانا چاہتے ہیں تو آپ کر دیں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: ابھی ان کی طرف سے جواب نہیں آیا تو آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 20 رانا منور صاحب کی طرف سے ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔اس کا جواب آنا تھا لیکن رانا منور صاحب موجود نہیں ہیں پھر اسے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جی اسے pending فرما دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: .pended till next week اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں، تحریک التوائے کار نمبر 623/12 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے لیکن pending ہوئی تھی۔رانا صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے لہذا آپ اسے next week تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: pended till next week! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 643 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے، یہ پڑھی جا چکی ہے۔کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس کو کل تک کے لئے pending فرما دیں۔میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی تحریک کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 726/12 ملک محمد عباس راں صاحب کی ہے۔

صوبہ کے سرکاری سکولوں کا بوقت داخلہ پیدائشی سرٹیفکیٹ ضروری قرار دینے سے والدین کو پریشانی کا سامنا

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب سے ضلعی گورنمنٹ کا نظام قائم ہوا ہے حکومت نے تاخیر سے پیدائش کے اندراج کو کافی پیچیدہ بنا دیا ہے، جس کے تحت مختلف دفاتر کو شامل کر دیا گیا ہے۔ ان دفاتر / افسران کی سفارش کے بعد تاریخ پیدائش کا اندراج ہو گا مگر ہمارے خصوصاً ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن، ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن کے علاقہ جات جو نہایت ہی پسماندہ ہیں میں لوگوں کی اکثریت ان پڑھ ہے اور وہ بروقت بچے کی تاریخ پیدائش کا اندراج نہیں کروا پاتے ہیں۔ بعد ازاں جب ان بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کروایا جاتا ہے تو ان سے پیدائشی سرٹیفکیٹ کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے۔ تب ان لوگوں کو پیدائشی سرٹیفکیٹ بنانے میں دو سے تین ماہ ان دفاتر میں مختلف حربوں سے رسوا کیا جاتا ہے اور ان سے حکومتی فیس کی مد میں کافی رقم وصول کی جاتی ہے جو ان دیہاتی لوگوں کی پہنچ سے باہر ہوتی ہے۔ اس فیس کے ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے کافی بچے / بچیاں سکولوں میں داخل ہونے سے ہر سال رہ جاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ متعلقہ گاؤں / چک / موضع کے نمبردار یا یونین ناظم یا متعلقہ ایم پی اے کی سفارش پر سرٹیفکیٹ بنایا جائے مگر اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے میڈیکل Manual کے پیراگراف 551(2) کی کلاز (ii) رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ چاہئے تو یہ کہ حکومت وقت اس کلاز کو ختم کرتی یا اس میں ترمیم کر کے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرتی مگر حکومت وقت نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہ کیا ہے جس بناء پر طالب علموں اور ان کے والدین کو شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے اور ان میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اس کا نوٹس لیا ہے اور اس میں ضروری ترمیم سے متعلق تحرک کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

جناب محمد عثمان بھٹی: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔
جناب محمد عثمان بھٹی: جناب سپیکر! غریب عوام کو relief دینے کی بجائے اب اس پر فیس بڑھا کر پانچ سو روپے کر دی گئی ہے۔
جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! متعلقہ محکمہ سے کہیں کہ اس کی فیس کم کی جائے۔ عباس راں صاحب اپنی تحریک کو press نہیں کرتے اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 743/12 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ لاہور میں اقرباء پروری کی وجہ سے معیار تعلیم میں مسلسل کمی

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ افسوسناک امر اس معزز ایوان کی فوری توجہ کا متقاضی ہے کہ آج پنجاب میں Master of Surgery(MS) اور Master of Medicine (MD) جن کا اجراء برطانوی دور حکومت میں کیا گیا تھا لیکن آج صورتحال یہ ہے کہ ارباب اختیار کی اقرباء پروری اور پیشہ وارانہ بددیانتی کی وجہ سے آج (MS) کا مطلب My Son یا My Son in Law کہا جاتا ہے۔ اسی طرح (MD) کا مطلب My Daughter یا My Daughter in Law کہا جاتا ہے۔ زمینی حقائق اس طرح ہیں کہ پچھلے دس سال میں 353 طلباء میں سے صرف 45 پاس ہو سکے ہیں۔ اسی طرح 153 طلباء جو (MD) ڈگری کے لئے تھے ان میں سے صرف 5 پاس ہو سکے۔ یہ اعداد و شمار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے 2003 سے آج 2012 تک کے ہیں۔ حالات یہ ہیں کہ Postgraduate Medical Institute Lahore (PGM) میں ایک تاریخ ساز طالب علم جن کو 1986 میں داخلہ دیا گیا تھا 26 سال گزرنے کے باوجود پاس نہ ہو سکے ہیں اور ہنوز وہیں پر براجمان ہیں۔ اسی طرح چار اور طلبہ جن کو 1993 میں داخلہ دیا گیا تھا آج بھی وہیں پر پائے جاتے ہیں۔ پنجاب کے آٹھ میڈیکل کالج (MD) اور (MS) ڈگری پروگرام چلا رہے ہیں جن میں PGMI میں سب سے زیادہ سٹوڈنٹس ہیں لیکن یہ تمام ادارے سپیشلسٹ ڈاکٹر پیدا کرنے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ حالات کا اندازہ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے 15 طلباء جو

MS Pediatricsاور10 طلباء جوMS Plastic Surgeryکے پروگرام میں شامل ہوئے تمام کے تمام فیل ہو چکے ہیں۔ معاملے کی سنگینی کو مزید سمجھنے کے لئے معزز ایوان کے سامنے یہ تلخ حقیقت بھی رکھی جارہی ہے کہ 100 طلباء جو13(Specialize Programme) یعنی سپیشلسٹ بننے کے لئے شامل ہوئے تھے ان میں سے ایک بھی پاس نہ ہو سکا۔اسی طرح 24 طلباء میں سے کارڈیالوجی کے امتحان میں صرف3 طلباء پاس ہو سکے۔ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے موجودہ معیار کی یہ ہلکی سی جھلک ہے اور اس کی بنیادی وجہ نالائق لوگوں کا ایسے کالجوں سے MBBS کرنا ہے جہاں حقیقتاً کوئی فیکلٹی ہی نہ ہے اور جن کو کسی صورت میڈیکل کی تعلیم تو کیا ڈسپنسر اور نرسوں کی تعلیم کے لئے بھی موزوں نہیں کہا جا سکتا۔اس پر طُرہ یہ کہ روس، چائنا،افغانستان، جارجیا،فلپائن،یوکرائن، کرغستان،قازقستان اور رومانیہ سے ڈگری یافتہ ڈاکٹرز ہیں جن کا معیار انتہائی نچلے درجہ پر ہے۔ سیدھا سوال یہ ہے کہ ان تمام آٹھ اداروں جن میں MSاور MD پروگرامز پڑھائے جارہے ہیں کے ارباب اختیار اور ان پر اربوں روپے کے اخراجات کا کیا کوئی مواخذہ ممکن ہے جو ان سے ان کی کارکردگی کا پوچھ سکے؟ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں جن حقائق کا ذکر کیا گیا ہے یہ تلخ حقیقت واقعی موجود ہے اور شاید اس تلخ حقیقت کی بنیاد پر ہی پچھلے دنوں پورے صوبے کو ڈاکٹروں کی ہڑتال کا سامنا رہا ہے۔اس میں بھی زیادہ تر کرغستان، فلپائن، یوکرائن اور جارجیا سے پڑھے ہوئے لوگوں کا عمل دخل تھا۔ بہر حال یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس پر محکمہ صحت غور کر رہا ہے کہ اس بارے میں کوئی مؤثر پالیسی سامنے لائی جائے۔ میں شیخ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان حقائق کو ایوان میں پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔Not pressed

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نےnot pressed کا حکم دے دیا ہے اور میں اس کی تعمیل کروں گا لیکن میری ایک بات ذرا سُن لیں کہ اگر اس حوالے سے گورنمنٹ یا محکمہ صحت نے فوری ایکشن نہ لیا تو یہ معاملہ جو کہ پہلے ہی alarming ہو چکا ہے بہت خراب صورتحال اختیار کر لے گا۔ میری صرف یہ استدعا ہے کہ اس پر بہت تیزی سے اور جنگی بنیادوں پر کام کریں۔ آج ہمارے پاس بالکل Specialists نہیں رہے اور اس کی وجہ یہی میڈیکل کالج ہیں۔

جناب سپیکر: چونکہ اس تحریک التوائے کار کو محرک press نہیں کرتے اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 744/12 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے قیمتی فائلوں کے غائب ہونے سے اپیل کنندگان کو مشکلات کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے 27 ایسی انتہائی قیمتی فائلیں غائب کر دی گئی ہیں جن میں پنجاب حکومت کی ارب ہا روپے کی اراضی کی ملکیت کے معاملات تھے۔ محکمانہ انکوائری کے نتیجے میں اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ یہ فائلیں 2005 تک کے کیسوں کی غائب کی گئی ہیں۔ گو آج 2012 تک بھی اگر اس قسم کی قیمتی فائلیں غائب ہو گئی ہوں تو اس بارے میں حتمی بات نہیں کی جا سکتی لیکن انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ ان 27 فائلوں میں ہزارہا کنال انتہائی قیمتی اراضیات کے معاملات تھے جن میں سول کورٹس نے حکومت کے خلاف فیصلے کئے تھے۔ ان فیصلوں کے خلاف جو کسی صورت میں بھی ہوئے تھے اور ان میں سے بہت سے Ex-Party فیصلے بھی ہوئے ہوں گے ان کے خلاف فوری اپیلیں دائر ہونا چاہئیں تھیں۔ حکومتی جائیداد کی حفاظت محکمہ مال کا اوّلین فرض تو ہے ہی لیکن وہ محکمے بھی برابر کے ذمہ دار ہیں جن کے زیر تصرف یہ تمام زمینیں تھیں یا ہیں۔ بدترین بددیانتی کی بنیاد پر یہ فائلیں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے صرف اس لئے غائب کر دی گئی ہیں کہ ان مقدمات کی اپیلیں دائر نہ ہو سکیں۔ معاملہ اس وقت ایک بم کی مانند پھٹا جب ایک پارٹی کی طرف سے حکومت کے خلاف ایک فیصلے / ڈگری کی اجراء دائر کی گئی تو معلوم ہوا کہ کس طرح پنجاب حکومت کی ارب ہا روپے کی زمینوں کی اپیلیں دائر کرنے کی میعاد دانستہ گزار دی گئی ہے۔ سادہ الفاظ میں اب اگر یہ اپیلیں دائر بھی کی گئیں تو time barred ہوں گی۔ ان ارب ہا روپے کی حکومتی زمینوں کی لوٹ مار کا کون ذمہ دار ہے؟ حکومت کے خلاف ان عدالتی فیصلوں سے وہ کون سے افراد ہیں جن کو ناجائز فائدہ ہوگا، اُن کا تدارک کس طرح ہوگا؟ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب بہتر سمجھتے ہیں کہ Limitation Act کے حوالہ سے قوم کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوا ہے۔آپ بتائیے کہ اب اس کا کیا ہونا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کافی complicated matter ہے اس لئے ایڈووکیٹ جنرل اس معاملہ کو ذاتی طور پر enquire کر رہے ہیں اور انہوں نے اس میں مزید time کی request کی ہے تو آپ اس تحریک کو next session تک pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: زیر غور تحریک التواء کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 745 بھی آپ کی ہے۔

کمشنر لاہور کے احکامات کے باوجود یونیورسٹی اور دیگر پارکس شادی ہالوں میں تبدیل

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کمشنر لاہور ڈویژن نے ایک مراسلہ کے ذریعے حکم دیا ہے کہ تمام پبلک پارکس اور سپورٹس گراؤنڈز میں شادی بیاہ کے فنکشنز وغیرہ بند کر دیئے جائیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ پورے صوبہ اور بالخصوص لاہور میں شاید ہی کوئی پارک ہو جو ایسے فنکشن سے محفوظ رہا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس کی کرکٹ گراؤنڈ اور پنجاب یونیورسٹی کے (I.E.R) ڈیپارٹمنٹ کے سامنے تمام گرین ایریا جو کبھی پنجاب یونیورسٹی کی شان و شوکت کا مظہر تھا آج بے شمار شادی ہالز میں تبدیل ہو چکا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی جو محرک اور معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے بیشتر ممبران کی مادر علمی ہے کی آج کی حالت زار دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی بھی کمرشل ازم کی شکار ہو چکی ہے اور اب اسے پنجاب یونیورسٹی کی بجائے پنجاب کمرشل ہوٹل اینڈ ایونٹ یونیورسٹی قرار دے دیا جائے جس سے کم از کم آنے والی نسلوں کو آج کے ارباب اختیار کے حقیقی خیالات تک پہنچنے میں مدد ملے گی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا، اس کو next session تک pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 746 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

خلاف قانون استعمال شدہ میڈیکل ویسٹ کی درآمد اور استعمال سے ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی موذی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ انتہائی مضر صحت (Used Medical Waste) بغیر کسی پوچھ گچھ کے پلاسٹک سکریپ کے لبادے میں بہت بڑی تعداد میں درآمد کی جا رہی ہے۔ انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ یہ میڈیکل ویسٹ لاہور اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں سستے (PVC) مصنوعات کی تیاری میں استعمال کے لئے فروخت ہو رہی ہے جو Hepatitis C, HIV/AIDS جیسی خطرناک بیماریوں کی وجہ بن سکتی ہیں۔ میڈیکل ویسٹ جو (Intravenous) پر مشتمل ہیں زیادہ تر برطانیہ کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک سے بھی درآمد کی جا رہی ہیں۔ یہ یوں تو شہر میں بے شمار خفیہ جگھوں پر ذخیرہ کی گئی ہے لیکن شاہدرہ کا علاقہ اس میں سر فہرست ہے۔ اس کو پلاسٹک سکریپ کا نام دے کر فروخت کیا جا رہا ہے۔ انتہائی مضر صحت یہ نام نہاد پلاسٹک سکریپ بین الاقوامی اور ملکی درآمدی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ یہ میڈیکل ویسٹ (Urine Bag, Drips Bag) اور دوسری اسی قسم کی چیزوں پر مشتمل ہیں۔ ان اشیاء کی مجرمانہ درآمد کو لاہور ڈرائی پورٹ کسٹم نے کسی طرح کلیئر کیا اور اس کے کیا محرکات تھے۔ ایوان کے ہر معزز ممبر کو سن کر دکھ ہوگا کہ اس تمام میڈیکل ویسٹ کو (Post-production Plastic Scrap) ظاہر کیا گیا ہے جبکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے اور لیبارٹری رپورٹ میں بھی اس تمام میٹریل کو (Dirty infusion plastic bag) ظاہر کرنے کے باوجود دانستہ عوام کی صحت جیسے اہم پہلو کو نظر انداز کیوں کیا گیا اور مسلسل کرتے ہوئے ان اشیاء کی کھلی فروخت کی جا رہی ہے۔ یہ امر بھی اہمیت کا حامل ہے کہ سندھ ہائی کورٹ کی طرف سے اس قسم کے ویسٹ میڈیکل میٹریل کی فروخت پر پابندی کے بعد یہ مکروہ کاروبار کراچی میں ختم ہو چکا تھا لیکن لاہور میں تیزی سے ہو رہا ہے۔ تقریباً 250 ایسے containers جو سندھ ہائی کورٹ کے حکم کی وجہ

سے کراچی سے کلیئر نہ ہو سکے تھے کو لاہور اور سیالکوٹ کی ڈرائی پورٹ سے کلیئر کرا لیا گیا اور اب ان کی فروخت پنجاب کے مختلف شہروں اور بالخصوص لاہور میں بلا روک ٹوک جاری ہے جو انتہائی خطرناک ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب حکومت چار لائن کا ایک لیٹر لکھ کر کسٹم ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھے کہ اگر سندھ ہائی کورٹ کی یہ Ruling تھی تو یہاں سے یہ چیزیں کیوں release ہوئیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ چیز نوٹ کریں اور اس کا نوٹس لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ نوٹ ہو گیا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا، اس کو next session تک pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: زیر غور تحریک التوائے کار next session تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 747 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ ساری شیخ صاحب کی تحاریک التوائے کار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیسے بول رہی ہیں؟ آپ ماحول کو خراب نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں مورخہ 10۔مارچ 2012 کو جاری شدہ ایک حکم نامہ کی بنیاد پر 6200 ایسے سکول جو انتہائی غریب والدین کے بچوں کو بنیادی تعلیم مہیا کر رہے تھے بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ان سکولوں میں بچوں کی تعداد 248,000 ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آپ نے اگر صرف شیخ علاؤالدین کا بزنس لینا ہے تو پھر میں کورم point out کرتی ہوں۔ ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کی مرضی ہے۔ محترمہ! کورم پورا کرنا آپ کی ذمہ داری تھی تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

مجھے بہت افسوس ہے کہ آج اجلاس شروع ہونے سے پہلے جب ہم بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے آپس میں یہ طے کیا تھا کہ اس طرح سے ایوان کی کارروائی ہو گی۔ یہ اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر طلب کیا گیا تھا اور لاء منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم اپوزیشن کی باتوں کا پوری طرح سے جواب دیں گے۔ میں بہت ہی افسوس اور دُکھ کے ساتھ یہ دیکھ رہا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے اس لئے اب میں اجلاس کل بروز منگل مورخہ 17۔ جولائی 2012 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔